REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۹

شمارہ ۳۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۱ ہجری ۱۶ ظہور ۱۳۶۹ ہش ۱۶ اگست ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ٭

اسلام آباد (ٹلفورڈ) لندن میں جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے ۲۵ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس شمولیت اور روح پرور خطابات

دنیا بھر کے ۴۵ ممالک کے دس ہزار احمدی احباب کے علاوہ متعدد غیر از جماعت معززین کی شرکت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ نزیل لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء کی تاریخوں میں لندن سے ۴۰ میل پر بمقام ٹلفورڈ سرّی۔ جماعت احمدیہ کے وسیع کمپلیکس میں جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کے ۲۵ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب اور بابرکت انعقاد عمل میں آیا۔ اس جلسہ سالانہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے تینوں روز بنفس نفیس شمولیت فرما کر اپنے روح پرور اور بصیرت افروز خطابات سے حاضرین جلسہ کو متمتع فرمایا۔ بفضلہ تعالیٰ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ روس۔ جاپان۔ ہندوستان۔ پاکستان اور بنگلہ دیش وغیرہ ۴۵ ممالک کے دس ہزار احمدی احباب نے شرکت کی۔ نیز کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ مع اپنی اہلیہ صاحبہ۔ سیرالیون کے ایک وزیر اور چلیمبر آف کامرس کے چیئرمین اور برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ اور متعدد میئرز اور معززین نے شرکت کی۔ اور جماعت احمدیہ کے بارے میں اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے تمام تقریری پروگرام کا رواں ترجمہ انگریزی۔ عربی۔ فرنچ۔ ٹرکش۔ روسی۔ جرمن اور انڈونیشین سات زبانوں میں کیا جاتا رہا۔

ایک نظر اسلام آباد پر

مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی افسر جلسہ سالانہ۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ U.K اور مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن و افسر جلسہ گاہ کی نگرانی میں ٹلفورڈ اسلام آباد کے سرسبز و شاداب علاقے میں دس ہزار مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم احسان ہے کہ محض اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ربوہ سے لندن ہجرت کے معاً بعد لندن کے نواحی علاقے ٹلفورڈ سرّی میں ۲۵ ایکڑ پر پھیلا ہوا ایک سرسبز و شاداب رقبہ عطا فرما دیا جس میں اس وقت رقیم پریس کے علاوہ ایک مسجد اور متعدد رہائشی مکانات۔ گیسٹ ہاؤس اور شعبہ نشر و اشاعت اور نمائش ہال وغیرہ قائم ہے۔ جلسہ کے ایام میں مختلف ممالک کے احباب کے لئے اور فیملیز کے لئے علیحدہ علیحدہ خیمے نصب کئے گئے تھے۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کے لئے دو وسیع و عریض خیمے نصب کئے گئے تھے۔ جس میں بارش کے دوران بھی حاضرین کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کھانا کھلانے کے لئے مہمانوں کے مناسب حال تین علیحدہ علیحدہ ڈائننگ ہال قائم کئے گئے تھے۔ ایک خیمہ چائے کی سپلائی کیلئے وقف تھا جہاں سے صبح سے لیکر رات گئے تک مہمانوں کو مفت چائے فراہم کی جاتی رہی مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ غسلخانے اور بیوت الخلاء حتیٰ کہ بوڑھوں اور معذوروں کے لئے ان کے مناسب حال علیحدہ بیوت الخلاء کا انتظام کیا گیا تھا۔ ٹیلیفون کی سہولت میسر تھی۔ پانی اور بجلی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ جماعتی کتب۔ اخبارات و رسائل کی فروخت کے لئے بُک سٹال قائم کیا گیا۔ اور اس کے علاوہ پرائیویٹ طور پر بعض لوگوں نے کولڈ ڈرنکس اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ مہمانوں کی سہولت کے لئے کپڑے دھونے کی مشینیں بھی لگا رکھی تھیں۔ دس ہزار لوگوں کے ہجوم میں اسلام آباد کا یہ وسیع کمپلکس جنگل میں منگل کا سماں پیش کر رہا تھا۔ نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر درس قرآن و حدیث کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ سب سے زیادہ دلکش بات یہ تھی کہ شمع خلافت یہاں فروزاں تھی جس کے گرداگرد یہ پروانے عجیب جذب و کشش اور لطف و سُرور کی کیفیت میں شاداں و فرحاں گھوم رہے تھے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹ جولائی کو لندن سے اسلام آباد تشریف لے گئے تھے اور جلسہ سالانہ کے اجلاسات۔ تبلیغی سیمینار اور مجلس شوریٰ میں شرکت کے علاوہ ہزاروں پیاسی روحوں کو اپنی زیارت و ملاقات سے فیضیاب فرماتے رہے۔ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے اختتام اور مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد ۳۱ جولائی کو واپس لندن تشریف لے آئے۔

رُوئیداد جلسہ سالانہ
پہلا دن

۲۷ جولائی بروز جمعۃ المبارک ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے خاص طور پر نفس کو پاک کرنے کے جہاد اور قرآن کریم کے ذریعہ تبلیغ کے جہاد کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی ——!

بعد نماز جمعہ و عصر ٹھیک ۳½ بجے افتتاحی اجلاس کی کارروائی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو السید حلمی الشافعی نے کی بعدہٗ عربی قصیدہ اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار سنائے گئے۔ ۳-۵۵ پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب شروع فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں خلیفۃ المسیح خود شامل ہے اور اس لحاظ سے بھی اس جلسہ کو امتیاز حاصل ہے کہ یہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۲۵ واں جلسہ سالانہ ہے۔ عام طور پر ۲۵ کا عدد ایک اہمیت رکھتا ہے، لوگ سلور جوبلی مناتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ U.K کا سلور جوبلی جلسہ ہے۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے مخلصین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سیرالیون جو سخت اقتصادی بحران میں مبتلا ہے وہاں سے بھی لوگ بڑی تعداد میں آئے ہیں۔ اسّی برس کی ایک خاتون کو سواری تک پہنچنے کے لئے ۶۰ میل کا پیدل سفر کرنا پڑا۔ بعض خواتین نے اپنی پیٹھوں پر بچے باندھے اسّی اسّی میل کا پیدل سفر کر کے سواری تک پہنچے۔ اور پھر ہزارہا میل کا سفر کر کے یہاں آئے ہیں۔ پاکستان سے بھی ہزاروں احباب نے شرکت کی ہے۔ بعض ایسے لوگ بھی جن کا عمر کے لحاظ سے ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک جانا مشکل ہے۔ اسی طرح ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی بینائی متاثر ہے کمر جھک گئی ہے ہزارہا میل کا سفر کر کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اسی طرح بعض اور مخلصین کا ذکر کرنے کے بعد حضور اقدس نے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہو رہے مظالم اور احمدی بچوں۔ بڑوں۔ مرد اور عورتوں کے بے مثالی صبر و استقامت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور مخالفین کے بد انجام کا بھی تذکرہ فرمایا۔

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر) ——

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

اور اس ضمن میں پاکستان کے نامور سیاستدانوں کے بیانات پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے پاکستان کی اخلاقی اور روحانی موت اور معاشی قتل کا اعتراف کیا تھا۔ حضور نے فرمایا جس دن ان مخالفین نے چک سکندر میں احمدیوں کی جائیداد و املاک کو جلایا اور احمدیوں کو شہید کیا اسی دن پاکستان کو جلانے کے بھی سامان کر دیئے تھے۔ اور ۱۹۸۹ء کا سال جو جماعتِ احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے افضال و انعامات کی بارش کا سال تھا اسی سال کو مخالفین نے پاکستان کے معاشی قتل کا سال قرار دیا ہے۔ حضور نے فرمایا پاکستان کے عوام کو خدا تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیئے کیونکہ جب خدا تعالیٰ کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو بچا نہیں سکتی۔ ہاں دعائیں ہی ہیں جو اُسے بچا سکتی ہیں۔

آپ نے بڑے جلال سے فرمایا آج بھی اگر توبہ کرو تو ہماری دعائیں جن پر تم نے ظلم توڑے ہیں خدا کی قسم آج بھی تمہیں بچا لیں گی۔ ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ کہ یہ توبہ کریں اور اگر موت آ بھی گئی ہو تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدیوں کی دعاؤں سے موت ٹل جائے گی اور ملک بچ جائے گا۔ حضور نے اسیرانِ راہِ مولیٰ کا رقت آمیز لہجہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اسیرانِ راہِ مولیٰ کو بھولنا جرم ہوگا اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہوگی۔ وہ ہم سب کا فرضِ کفایہ ہیں جو ہم سب کی طرف سے قربانی کر رہے ہیں۔ اُن کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس کے بعد حضور نے افتتاحی دعا کروائی اور واپس تشریف لے گئے۔

بعدہٗ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی جاری رہی۔ مکرم مظفر کلارک صاحب آف یو۔کے۔ نے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل کے عنوان پر انگریزی میں اور مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توکل علی اللہ اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔ اور اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے متعدد ایمان افروز واقعات سُنائے۔

دُوسرا دِن

مورخہ ۲۸ جولائی بروز ہفتہ ٹھیک دس بجے صبح مصر کے احمدی دوست السید حلمی الشافعی کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر یُو۔کے۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف اور مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب یو۔کے۔ نے علی الترتیب سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ نظامِ خلافت سے وابستگی کے ثمرات اور روزمرہ کی زندگی کے فقہی مسائل کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ اور واقعاتی اور علمی لحاظ سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔

مستورات سے حضور انور کا رُوح پرور خطاب:۔

اس روز بارہ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زنانہ جلسہ گاہ تشریف لے جا کر مستورات سے خطاب فرمایا۔ جو مردانہ جلسہ گاہ میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر سُنا گیا۔ حضور انور نے آیتِ کریمہ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ...... اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ آج کے خطاب کے لئے میں نے گھر کا عنوان رکھا ہے کیونکہ سب سے اہم کام آج معاشرہ میں اسلامی تعلیم کے مطابق گھروں کی تعمیرِ نَو کا ہے۔ کیونکہ آج گھروں کا امن مفقود ہے۔ مشرق بھی گھروں کے امن کی خرابی کا ذمہ دار ہے جس طرح مغرب میں گھروں کا امن برباد ہے بلکہ بعض پہلوؤں سے مشرقی معاشرہ کا زیادہ پریشان کُن حال ہے۔ مشرق میں تہذیبی و معاشرتی خرابیاں محض تعلقات کو ہی نہیں توڑتیں بلکہ محبت کی بجائے نفرت پیدا کرتی ہیں۔ مشرق میں جو "شریکے" کا تصور ہے یہ تصور مغرب میں نہیں ہے۔ مشرقی معاشرہ میں خرابی کا ایک سبب متحد خاندانوں کی صُورت میں بظاہر رشتوں کا مضبوط ہونا ہے۔ بڑے بڑے خاندان ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ایک باورچی خانہ ہوتا ہے۔ کاروبار مشترک ہوتا ہے۔ موروثی جائدادیں بانٹی نہیں جاتیں، اس کے نتیجے میں آہستہ آہستہ شکوے اور بدگمانیاں پیدا ہوتی، پلتی اور بڑھتی رہتی ہیں اور اگلی نسل میں محبت کی جگہ نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

حضور نے فرمایا مشرقی معاشرہ میں رشتوں کے معاملہ میں بھی بڑی خرابیاں ہیں۔ اچھی لڑکی یا اچھے لڑکے کی بجائے ان کی دولت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ لڑکوں کی مائیں، بہوؤں کی تلاش میں اس طرح نکلتی ہیں جس طرح ایک انکم ٹیکس آفیسر گھروں کی تلاشی لیتا ہے۔ پھر شادی بیاہ کے موقع پر دکھلاوا۔ ناک کٹنے کا تصور اور شادی کے بعد ساس بہو کے درمیان حسد اور بیٹوں کو اُن کی بیویوں سے بدظن کرنے کی کوششیں اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی وغیرہ یہ سب معاشرتی خرابیاں ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

مغربی معاشرہ کی خرابیوں میں سب سے بڑی خرابی انفرادیت اور خودغرضی ہے۔ اور جدید ذرائع سے زیادہ سے زیادہ لذت یابی کی ہوس ہے۔ اس ہوس کی تکمیل کے لئے لوگ گھروں سے باہر گلیوں میں نکلتے ہیں جس سے گھروں کا امن تو برباد ہوتا ہی ہے لیکن باہر کا امن بھی برباد ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا گھروں میں امن قائم ہونے کے بعد ہی باہر کی دُنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ مشرقی عورتیں اگر دُنیا کی معلمہ بننا چاہتی ہیں تو ضروری ہے کہ مثالی گھر بنا کر دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور وہ ماڈل گھر اسلام کی تعلیم کے مطابق ہی تیار ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا گھروں کی تعمیرِ نَو میں یہ آیت (جو ابتداء میں تلاوت کی گئی) بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ قومی یکجہتی ناممکن ہے جب تک گھروں میں امن اور یکجہتی نہ ہو۔

اس دن کا دُوسرا اجلاس سیدنا حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں بعد نماز ظہر و عصر تلاوتِ قرآنِ کریم کے ساتھ شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ کا تازہ منظوم کلام سُنایا گیا۔

ٹھیک ۵۰۔۳ بجے حضور انور نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ جو قریباً ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ حضور انور نے اس خطاب میں دورانِ سال جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا تذکرہ فرمایا۔

۱۲۴ ممالک میں احمدیت کا قیام:۔

حضور نے فرمایا جوبلی سال تک ۱۲۰ ممالک میں جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اس سال مزید چار نئے ممالک میں احمدیت قائم ہو کر یہ تعداد اب ۱۲۴ ہو گئی ہے۔

بیعتیں:۔ مارچ ۱۹۹۰ء جوبلی سال کے اختتام تک بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ آٹھ ہزار تھی۔ اب اس میں مزید اضافہ ہو کر ایک لاکھ ۲۳ ہزار چند سو ہو گئی ہے۔ ایک مُلک کے وزیرِ تعلیم کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی بشکرانہ کے طور پر اُس نے اپنا گھر مشن ہاؤس کے لئے ہبہ کر دیا ہے۔ نیز ایک مُلک کے عیسائی گورنر جنرل کو بھی قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ افریقہ میں ۲۰ پیرامائونٹ چیفس احمدی ہوئے۔ جن میں سے چار یہاں جلسہ میں موجود ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام:۔ حضور نے فرمایا اس سال جس رفتار سے نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں پچھلے تمام سالوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے علاوہ دورانِ سال ۸۴۶ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اور ۲۹۳ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ گویا اس طرح کُل ۱۱۳۹ مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

دعوت اِلی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا، دعوت اِلی اللہ میں افریقہ تمام ممالک پر بازی لے گیا ہے۔ ایک مبلغ صاحب نے لکھا کہ ایک مقام پر ۱۵۰ دیہات احمدی ہو گئے جس میں بعض عیسائی دیہات بھی تھے۔ صرف داعیین اِلی اللہ کی کوششوں سے ۹ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ مالی کے قریب ۷۰۰ بُت پرست اسلام میں داخل ہو گئے۔

مَساجد:۔ حضور نے فرمایا جہاں پاکستان میں جماعت کی ۲۹ مساجد کو شہید کیا گیا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوبلی کے سال سے اب تک ۲۴۸ نئی مساجد کی تعمیر کی توفیق ملی جبکہ مزید ۸۶ زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۲۴ بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئیں۔ حضور نے فرمایا گزشتہ چھ سالوں میں ۵۱۱ بنی بنائی مساجد (اُن مساجد کے نمازیوں کی قبولِ احمدیت کے نتیجے میں) جماعت کو عطا ہوئیں۔ اس سے قبل جماعت کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

مِشن ہاؤسز کا قیام:۔ حضور انور نے فرمایا افریقہ میں ۹ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ ۱۶ بڑے بڑے قطعاتِ زمین نئے خریدے گئے۔ کُل ۱۳۶ عمارتیں اور قطعاتِ زمین جماعت کو عطا ہوئے۔ کچھ خریدے گئے اور کچھ تحفۃً ملے۔

یورپ میں مشن ہاؤسز کی تعداد اس وقت ۴۳ ہے جبکہ ۱۹۸۴ء میں ۱۷ تھی۔ سپین میں مسجد میں توسیع ہوئی۔ بیلجیم میں بہت کام ہوا مشن ہاؤس کو دوبارہ آراستہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح کینیڈا اور امریکہ میں بھی کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ ایشیا میں چھ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں ہجرت کے ضمن میں وسعت کا وعدہ اور بشارت دی گئی۔ (وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً) چنانچہ لندن ہجرت کے بعد چھ سال کے عرصہ میں جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جو وسعت عطا فرمائی ہے وہ اس بشارت کے پُورا ہونے کا ثبوت ہے۔

ریڈیو۔ ٹیلیویژن۔ اخبارات و رسائل کے ذریعے تبلیغ و اشاعت:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جُوبلی سال میں بہت سے ممالک میں ریڈیو اسٹیشنوں اور ٹیلیویژن کو گویا احمدیت کے لئے وقف کر دیا گیا۔ چنانچہ ۳۶ ممالک میں ریڈیو پر ۷۰۴ پروگرام نشر ہوئے اس کے لئے مجموعی طور پر ۱۹۰ گھنٹے دیئے گئے۔

● ۔ ۲۸ ممالک میں ٹیلیویژن پر ۲۲۳ پروگرام نشر ہوئے۔ بعض پروگرام تو لوگوں کے اصرار اور فرمائش پر کافی دیر بعد تک بھی دوبارہ اور سہ بارہ نشر کئے گئے۔

● ۔ ۸۴۵۔ اخبارات و رسائل نے جماعت کا تعارف۔ خبریں۔ تبصرے۔ اداریے اور مضامین شائع کئے۔

ریڈیو اور T.V. پروگراموں کے متعلق حضور نے بعض ایمان افروز واقعات بھی سُنائے۔

نمائشیں:۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے ضمن میں ایک اہم اور دیرپا کام نمائشوں کی تیاری کا ہوا۔ حضور نے فرمایا اکثر بڑے بڑے ممالک میں نمائشیں لگ چکی ہیں۔ کُل ۱۹۷ نمائشوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دورانِ سال ۸۷۴ بک سٹال لگائے گئے یا بک فیئر وغیرہ میں شرکت کی گئی۔ ان نمائشوں اور بک سٹال پر ریڈیو اور T.V. پر بہت اچھے تبصرے کئے گئے۔ اہم شخصیتوں نے اپنے عُمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں بعض ایمان افروز واقعات سُنائے۔

جماعتی اخبارات و رسائل:۔ حضور نے فرمایا تیس ممالک میں ۷۸ اخبارات و رسائل جماعت کے چل رہے ہیں۔ جن میں ۱۴ اخبارات و رسائل صرف جوبلی سال میں جاری ہوئے۔

● ۔ حضور نے فرمایا افریقہ کے پانچ ممالک میں اعلیٰ درجہ کے جدید پریس لگائے جا رہے ہیں۔ اکثر سامان پہنچ چکا ہے۔ تعمیر کے مراحل جاری ہیں۔ تعمیر کی تکمیل کے ساتھ پریس لگ جائیں گے۔ اور اس کا بڑا مقصد یہی ہے کہ یہاں سے افریقہ کے باشندوں کی اخلاقی رُوحانی اور سیاسی تعلیم کے لئے آزاد اخبارات جاری کئے جائیں۔

تحریک وقفِ نَو:۔ حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پانچ ہزار مجاہدین کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ ایک تحریکِ جدید کے دفترِ اوّل کے چندہ دہندگان مجاہدین کی تعداد سے یہ بشارت پُوری ہوئی۔ لیکن وقفِ نَو کے متعلق یہ خواہش تھی کہ یہ بشارت اس تحریک کے نتیجے میں بھی پُوری ہو۔ چنانچہ اب تک ۴۶۲۹ بچے پیدا ہو کر وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہو چکے ہیں جبکہ

(باقی دیکھیے صفحہ ۷ پر)

خطبہ جمعۃ المبارک

تسکین اور بقاء حقیقت میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور یہ دونوں چیزیں خدا تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہیں

صاحبِ خدا لوگ وہی ہیں جن کے پھیلنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کا جلال اُس کی عظمت اور اُس کا اِکرام دنیا میں پھیلتا ہے!

اِس کے بغیر جماعتِ احمدیّہ کے پھیلنے کا کوئی بھی معنی نہیں، کوئی بھی حقیقت نہیں ہے!

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم احسان ۶۹ ۱۳ ہش مطابق یکم جُون ۱۹۹۰ء بمقام ناصر باغ ۔ مغربی جرمنی

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مبلّغ سلسلہ اسلام آباد۔ یُو۔ کے۔ کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ
ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ــــــ (قائم مقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ (سُورۃ الرّحمٰن: آیت ۲۷ و ۲۸)

پھر فرمایا:-

فنا کی حقیقت ایک ایسی ظاہر و باہر حقیقت ہے کہ اِس سے بڑھ کر کوئی اور چیز یقینی اور واضح اور ظاہر نہیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ جب بھی زندگی پیدا ہوتی ہے تو بلاشبہ موت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ کوئی زندگی ایسی نہیں جسے بقاء ہو۔ اور جس کا انجام موت تک نہ پہنچے۔ جو چیز پیدا ہوتی ہے اُسے بھی فنا ہے، خواہ وہ زندہ ہو یا زندہ نہ ہو۔ چنانچہ قرآنِ کریم نے اِس مضمون کو اِس آیت میں بیان فرمایا جس کی مَیں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ کہ: کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ، کہ ہر چیز جو بھی کائنات میں تمہیں دِکھائی دیتی ہے یا زمین پر تم دیکھتے ہو، وہ فانی ہے۔ اس کی حقیقت کوئی نہیں۔ وہ بالآخر فنا ہو جائے گی۔

سائنسدانوں نے اِس مسئلے پر بہت غور کیا۔ ایک زمانے میں وہ سمجھتے تھے کہ ایٹم INDISTRUCTABLE ہے۔ یعنی ایک ایسی چیز ہے جو کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک دَور ایسا آیا جب تحقیق نے قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ ایٹم کو بھی فنا ہے۔ اور اسی فنا کے نتیجے میں جو سائنسدانوں کو معلوم ہوئی، پھر ایٹم بم اور ہائیڈروجن بموں کی ایجاد ہوئی۔ پھر ایک وقت ایسا تھا اور ابھی تک یہ دَور چل رہا ہے، جب کہ یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ پروٹان کو فنا ہے یا نہیں ہے؟ لیکن دِن بدن سائنسدانوں کا زیادہ گروہ اس بات کا قائل ہوتا چلا جا رہا ہے کہ پروٹان کو بھی بالآخر فنا ہے۔ اور اب تک حساب دانوں نے جو حساب لگائے ہیں اور جن میں ہمارے مشہور نوبل لاریئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی ہیں۔ اُن کے فارمولے کے مطابق غالباً پروٹون کی عُمر ۱۰۳۳ سال ہے۔ اور اس کے بعد پروٹان کو بھی فنا ہوگی۔ چنانچہ اربوں ڈالرز کے خرچ سے امریکہ میں، اِٹلی میں، بعض دُوسرے مقامات پر، یہ تجارب کئے جا رہے ہیں، جن سے قطعی طور پر معلوم ہو سکے کہ پروٹان بالآخر فنا ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو کتنی مدّت میں؟ اور قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر یہ

قاعدہ کُلّیہ

بیان فرمایا تھا کہ: کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ۔ ہر چیز کو فنا ہے، خواہ اس کا نام پروٹان رکھو یا ایٹم رکھو، یا الیکٹران رکھو، یا مُوآن رکھو، "سَب پارٹیکل" قرار دو، یا کچھ اور کہہ دو، ہر پہلو سے، بلا استثناء کائنات میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو فنا سے بالا ہو۔

پس اِس لحاظ سے یہ ایک ایسی ظاہر حقیقت ہے، ایسی قطعی، ایسی یقینی کہ ہر وقت نظر کے سامنے رہتی ہے۔ اور نظر کے سامنے رہنی چاہیئے۔ لیکن ایک اَور پہلو سے دیکھیں تو سب سے زیادہ موہُوم حقیقت فنا کو ہے۔ یعنی انسان اپنے شعور کی دُنیا میں موت سے ڈرنے کے باوجود اسے اپنے سے بہت دُور دیکھتا ہے۔ اور گرد و پیش کو دیکھتا ہے لیکن اپنی ذات پر موت کی حقیقت کا اِطلاق نہیں کرتا۔ اور موت کی حقیقت کا اپنی ذات پر اطلاق کرنے کے نتیجے میں جو لازمی نتائج اس کی زندگی پر پڑنے چاہئیں، اُن سے وہ محروم رہ جاتا ہے۔

اِس آیتِ کریمہ میں جہاں یہ فرمایا گیا کہ: کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ، ہر چیز کو فنا ہے، اِس کے معاً بعد ساتھ ہی یہ اعلان بھی فرما دیا گیا: وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔ ایک چیز ایسی ہے جسے کوئی فنا نہیں۔ وہ تیرے ربّ کا چہرہ ہے۔ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ، وہ صاحبِ جلال ہے اور صاحبِ اِکرام ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں نہ فرمایا کہ ربّ کو فنا نہیں ہے۔ باقی ہر چیز کو فنا ہے۔ یہ کیوں فرمایا کہ وَجْہُ رَبِّکَ۔ تیرے ربّ کے چہرے کو فنا نہیں ہے۔ حالانکہ اصل لافانی حقیقت تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اِسی سے ہر دُوسری چیز کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر ہر دُوسری چیز کو فنا ہے اور خُدا کو نہیں تو پھر دُوسرا سوال یہ بھی اُٹھتا تھا کہ وہ تمام نیک رُوحیں جنہوں نے خدا سے تعلق جوڑ کر ایک قسم کی بقا حاصل کر لی، کیا اِس آیتِ کریمہ کا اِطلاق ان پر بھی ہوگا اور وہ بھی فنا ہو جائیں گی؟ کیا جنّت کو بھی فنا ہے اور اہلِ جنّت کو بھی فنا ہے؟ یا صرف زمین پر بسنے والوں کا ذکر کیا جا رہا ہے؟؟ اِن تمام اُمور کا جواب درحقیقت قرآنِ کریم کی اِس آیت میں ہی دیدیا۔ خواہ ہم غور کریں یا نہ کریں۔ لیکن جواب اس میں موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تیرے ربّ کے سوا ہر چیز کو فنا ہے بلکہ فرمایا: وَجْہُ رَبِّکَ کے سوا ہر چیز کو فنا ہے۔ اور وَجْہُ رَبِّکَ کے ساتھ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ کی صفات بیان فرمائیں۔ وَجْہ کا ایک تو عام معنی ہے چہرہ۔ سوال دُوسرا یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ چہرے کو فنا نہیں ہے، گویا خُدا کا کوئی چہرہ ہے۔ اور کیا نعوذ باللہ باقی ذات کو فنا ہے؟ اگر یہ معنے نہیں اور یقیناً نہیں اور بالکل غلط اور لغو معنے ہیں، تو پھر وَجْہ کا لفظ کیوں استعمال فرمایا گیا؟

وَجْہ کا معنیٰ صرف چہرہ نہیں بلکہ رِضائے باری تعالیٰ ہے۔ اور یہ رِضا جن لوگوں کو نصیب ہو جاتی ہے وہ صاحبِ رِضا بن جاتے ہیں۔ اور درحقیقت وہی چہرے ہیں خُدا کے، اِن معنوں میں۔ پس جب یہ فرمایا گیا کہ وَجْہُ رَبِّکَ کے سِوا باقی ہر چیز کو فنا ہے تو مُراد یہ ہے کہ ہر چیز فانی ہے، مگر وہ جو خُدا سے تعلق جوڑ کر اس کی رِضا کی مظہر بن جاتی ہے اور جو بھی خُدا سے تعلق جوڑ کر اس کی رضا کا مظہر بن جاتا ہے

وہی خُدا کا چہرہ ہے

کیونکہ خُدا فی ذاتہ تو دکھائی نہیں دیتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بارہا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے عشقیہ کلام میں یہ فرمایا کہ تجھ سے ہم نے خُدا کو دیکھا ہے، تیرے دیکھنے سے خدا دیکھا، تو دراصل اِسی آیت کی تفسیر ہے۔ خُدا کے چہرے صاحبِ خدا لوگ ہُوا کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ اِس آیت میں یہ خوشخبری عطا فرمائی گئی ہے کہ ہر چیز مِٹ جائے گی مگر وہ لوگ جو خدا کی رضا کے مظہر بن جاتے ہیں، جن کے چہروں میں خُدا دِکھائی دینے لگتا ہے یعنی بصورتِ دیگر جو خُدا کا چہرہ بن جاتے ہیں، جن کو دیکھ کر خُدا دِکھائی دیتا ہے، اُن پر کبھی کوئی فنا نہیں ہے۔ پس اِس پہلو سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لافانی حقیقت بن گئے،

زمین نے اُوپر کبھی فنا کا کوئی تصور باندھا نہیں جا سکتا۔ اور اسی نسبت سے نیک اعمال اختیار کرنے والے خدا کے وہ عاجز بندے جو خدا کی رضا کی چادر اوڑھ لیتے ہیں اور اپنی رضا کو مٹانے لگ جاتے ہیں، اس رضا کے تابع، وہ رفتہ رفتہ باخدا انسان بنتے ہوئے خُدا کے چہرے بننے کے مستحق بن جاتے ہیں۔ خُدا کے چہرے کہلانے کے مستحق بن جاتے ہیں) اور اس پہلو سے ان کو بھی کوئی فنا نہیں۔

پس اِس پہلو سے غور کرتے ہُوئے جب ہم روزمرہ کی زندگی میں اِس مضمون کا اطلاق کرکے دیکھتے ہیں تو باوجود اس کے کہ انسان فنا کو ہر طرف سے اپنے وجُود کو گھیرے ہوئے دیکھتا ہے، باوجود اس کے کہ درحقیقت فنا کے سِوا اور کوئی بھی حقیقت دِکھائی نہیں دیتی، باقی ساری باتیں افسانے بن کے رہ جاتے ہیں۔ جو چیز باقی رہنے والی دِکھائی دیتی ہے وہ فنا ہے۔ کوئی ایسی حقیقت نہیں جو فنا کی دست بُرد سے پاک ہو، بالا ہو، اس سے مُستثنیٰ ہو۔ اس کے باوجود ہم فنا کو بھُول جاتے ہیں اور جو چھوٹی سی زندگی چند لمحوں کی ہمیں نصیب ہوتی ہے، اسی کو بقا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اِن تمہاری زندگیوں کی یا ان وجودوں کے عرصۂ حیات کہہ لیں یا عرصۂ قیام کی کوئی بھی حقیقت نہیں، خواہ وہ اربوں سال بھی رہیں۔ بالآخر لازماً انہوں نے مِٹنا ہے۔ اور اس کے باوجود کہ ہم فنا کو اُس طرح نہیں دیکھتے جیسے دیکھنا چاہیئے، ہم حیات سے چمٹتے ہیں۔ اور حیات ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اپنی حیات کو لمبا کرنے کا کوئی سامان نہیں کرتے۔ یہ وہ انسان کی غفلت کی حالت ہے جس کے نتیجے میں تمام دُنیا میں بداعمالیاں پھیلتی ہیں۔ اور انسانی زندگی صداقتوں سے محروم رہ جاتی ہے۔ ہم حقیقۃً جس زندگی کو چمٹتے ہیں اسے لمبا بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اور خواہ اپنی ذات کے متعلق یقینی طور پر یہ نہ بھی سمجھیں کہ ہم نے آج نہیں تو کل گذر جانا ہے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں کو نہ بھی ڈھالیں، تب بھی جیسی بھی ہماری زندگی ہے، اُسے لمبا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ... رتے ہُوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی مختلف شکلیں ہیں۔

ایک تو فی ذاتہ انسان اپنے لئے ہر قسم کی کوشش کرتا ہے کہ اُس کی زندگی کا عرصہ بڑھتا چلا جائے اور زیادہ دیر وہ اِس دُنیا میں سانس لے سکے۔ دُوسرے عِلم کے ذریعے دُنیا میں پھیلتا ہے اور اپنی ذات کو کائنات پر علم کے ذریعے اور جُستجو کے ذریعہ پھیلاتا ہے۔ پس اِس حیثیت سے جتنا صاحبِ شعور اور صاحبِ علم انسان ہو، اتنا ہی زیادہ وہ زندہ رہتا ہے۔ ایک بے وقوف اور کم نظر انسان بھی بظاہر اس کے ساتھ عرصۂ حیات میں شریک دِکھائی دیتا ہے۔ لیکن وہ شخص جس کی نظر محدُود ہو وہ تھوڑی باتیں دیکھ رہا ہو، اس کی زندگی کا ماحصَل بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ وہ شخص جو

صاحبِ علم و عرفان ہے،

اس کی نظر کائنات پر پھیلی ہوتی ہے۔ اس کے مطابق درحقیقت اس کی زندگی زیادہ وسیع اور بھرپُور ہوتی ہے۔ چنانچہ کچھ وقت میں لمبا ہو کر، کچھ کائنات میں پھیل کر انسان اپنی زندگی کو وسعت دیتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر اپنے مرنے کے بعد اپنی اَولاد کے ذریعہ ایک قسم کی بقاء حاصل کرتا ہے۔ اِسی لئے وہ لوگ جو اَولاد سے کُلیتہً محروم ہوں، وہ بہت بے چین اور بے قرار رہتے ہیں، کیونکہ درحقیقت نفسیاتی نکتہ یہ بنتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دُوسرے لوگ تو باقی رہیں گے، ہم اپنی مَوت کے ساتھ ختم ہو جائیں گے۔ اور ہماری اَولاد پیچھے کوئی ایسی نہیں آئے گی جو ہمارے وجود کو ایک نئی تخلیق عطا کرے اور ہمارا وجود ان کی شکلوں میں زندہ رہے۔ اِسی لئے مائیں اَولاد سے بعض دفعہ اپنی ذات سے بھی زیادہ محبت کرتی ہیں۔ کیونکہ درحقیقت وہ اپنی زندگی کی بقاء اپنی اَولاد میں دیکھ رہی ہوتی ہیں)۔ اور مستقبل چونکہ ایک لامتناہی چیز ہے، اور حال کی عمر چھوٹی ہوتی ہے، اِس لئے جو گہری محبت کرنے والی مائیں ہیں، وہ غیر شعوری طور پہ اس مسئلے کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے بھی اَولاد سے اِس لئے محبت کرتی ہیں کہ وہ ان کی زندگی کا مستقبل ہوتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ اَولاد کے ذریعے ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ نہ تم اپنی ذات میں مستقِل زندہ رہ سکتے ہو نہ اپنے علم کے ذریعے مستقِل زندہ رہ سکتے ہو، نہ تم اپنی اَولادوں کے ذریعے مستقِل زندہ رہ سکتے ہو، کیونکہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ اِس زندگی اِس کائنات میں فنا کا ہاتھ ہے جو سب ہاتھوں سے لمبا ہے۔ ہر عرصۂ حیات پر محُیط ہے۔ ہر وجُود پر اس کی ... ہے۔ پس ... تمہیں بقاء نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہاں بقا کی تمنا ہے اور سچی تمنا ہے تو ایک ہی ذریعہ ہے اس سے تم ہمیشہ کی زندگی پا سکتے ہو اور وہ ہے وَجْهُ رَبِّكَ کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنے رب کے وَجْه کو پانے کی کوشش کرو جس کا مطلب ہے رضائے باری تعالیٰ۔ اور جب تم رضائے باری تعالیٰ حاصل کر لو گے تو خُدا کی رضا کو کوئی فنا نہیں، خُدا کی رضا میں ہو کر تم ہمیشہ کی زندگی پا لو گے۔ اور لامتناہی زندگی پالو گے۔

اِس حقیقت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ہماری زندگیاں بہت سی برکتوں اور نعمتوں سے محرُوم کٹتی چلی جاتی ہیں۔ ہم میں سے ہماری اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بے چین ہیں۔ وہ لوگ جنہیں چین نصیب ہے وہ چین بھی اُن کا عارضی ہے۔ اور چین پر بھی ہمیشہ فنا آجاتی ہے، اگر فنا نہیں ہے تو ایک معنی میں بے قراریوں کو فنا نہیں ہے۔ حسرتوں کو فنا نہیں ہے، کیونکہ وہ موت کی مثال ہیں۔ پس اس پہلو سے اگر ہم زندگیوں کو دیکھیں تو ہم میں سے اکثر ہمہ وقت بے چین رہتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ پانے کے باوجود بے چین رہتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی تمنّائیں اُن کے حصول کی خواہشیں، اُن کی دسترس سے آگے آگے بھاگ رہی ہوتی ہیں۔ جو کچھ بھی حسرتیں انسان اپنے دِل کی نکال سکتا ہے، نِکال چکتا ہے، تو اس سے زیادہ اور حسرتیں دِل میں آکے جگہ بنالیتی ہیں۔ اِسی مضمون کو غالب نے یُوں بیان کیا تھا، گناہ کی نسبت سے کہ ؎

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب، اگر اِن کردہ گناہوں کی سزا ہے

کہ اَے خُدا! گناہوں کی بھی تو کبھی حسرت ہماری پوری نہیں ہو سکتی۔ جتنے گناہ کرتے چلے گئے، گناہ کی طلب اَور بڑھتی چلی گئی۔ اور کبھی زندگی میں گنہگار کو جس نے سب طرح سے کھُلی ڈور چھوڑ دی ہو۔ جس نے اپنے آپ کو ہر طرح کھُلی چھُٹی دے رکھی ہو۔ اس کو بھی گناہ اِس حد تک کرنے کی تسکین نصیب نہیں ہُوئی کہ اس کا پیٹ بھر گیا ہو۔

اِسی مضمون کو غالب ایک اَور شعر میں یُوں بیان کرتا ہے کہ ؎

دریائے معاصی تُنک آبی سے ہُوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہُوا تھا

کہ میرے گناہوں کا جو سیلاب ہے وہ اپنا جوش مارتے ہُوئے تیز رفتاری کی وجہ سے خُشک ہو گیا اور ابھی تو میرا دامن بھی نہ بھیگا تھا۔

پس کسی پہلو سے آپ دیکھ لیں، انسان کو مستقِل چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ اور وہ کسی نہ کسی پہلو سے چین کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور وہ ایک راہ جو چین کے نصیب کی خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے اُس سے وہ غافل رہتا ہے۔

قرآنِ کریم نے جہاں یہ فرمایا کہ: "وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ" ایک باقی رہنے والی حقیقت ہے، تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ

رضائے باری تعالیٰ کو دَوام حاصل ہے۔

اور درحقیقت تسکینِ قلب دوام سے نصیب ہو سکتی ہے۔ اِس بات کو ایک اَور آیت میں کھولتے ہوئے بیان فرمایا: "أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ"۔ خبردار! اگر تم دِلوں کی سکینت چاہتے ہو، طمانیت چاہتے ہو، تو یاد رکھنا کہ ذکرِ الٰہی کے سِوا تمہیں کبھی سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔

پس تسکین کی راہ بھی وہی ہے جو بقاء کی راہ ہے۔ اور دراصل یہ ایک دوسرے کے مختلف نام ہیں۔ تسکین اور بقاء حقیقت میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور یہ دونوں چیزیں خُدا تعالیٰ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اگر ہم اِس مضمون کو سمجھیں اور غور کریں تو ہماری زندگی کے نقشے بدل جائیں۔ کتنے بے چین لوگ ہیں جو اِس یورپ میں بس رہے ہیں، جو دُنیا کے لحاظ سے ترقی کے آخری زینوں پر دکھائی دیتا ہے، اگر ترقی کا کوئی آخری زینہ نہیں۔ لیکن نیچے سے جب وہ تیسری دُنیا کی قومیں اُن کو دیکھتی ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن یہاں بھی آپ اُن کے سینے ٹٹول کر دیکھیں اُن میں دانشور ہوں یا غیر دانشور ہوں، مزدُور ہوں یا مالک ہوں، سب بے چین ہیں۔ کسی کو چین نصیب نہیں ہے۔

آپ احمدیّت کے نمائندہ بن کر اِس مُلک میں یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ اگر تم چین چاہتے ہو تو ہم سے حاصِل کرو۔ ہم تمہیں چین کی راہ دِکھاتے ہیں۔ ہم تمہیں سکینت کا خزانہ عطا کر سکتے ہیں۔ اور احمدیّت کے پیغام میں، جو حقیقی اسلام ہے، دراصل یہی پیغام ہے۔ لیکن یہ کہنے کے بعد اگر ہم دیانتداری سے اپنے نفوس کا جائزہ لیں، اپنے قلبی حالات کا جائزہ لیں، تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہم میں سے اکثر سکینت کے لحاظ سے خالی برتن ہیں۔ یہ درست ہے کہ دُنیا میں سو قسم کی بے اطمینانی پیدا کرنے والی وجوہات موجود ہیں اور بسا اوقات ایسی تمنائیں ہیں جو پُوری نہیں ہو سکتیں، لیکن ان سب تمنّاؤں اور حسرتوں کا دُکھ دُور کرنے کا علاج بھی انہیں آیات میں ہے: أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اور وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ مثلاً وہ بے چین مائیں جو

اولاد سے محروم رہتی ہیں، وہ بے قرار ہو ہو کر خط لکھتی ہیں، لکھتی چلی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے دردناک خط ملتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں دُعا کی تحریک بھی خاص ہوتی ہے۔ بعض دفعہ خدا بشارت عطا فرماتا ہے، بعض دفعہ قبولیتِ دُعا کے آثار انسان دیکھ لیتا ہے۔ اور بعض دفعہ نہ وہ دُعا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، نہ قبولیت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ معاملے اسی طرح لٹکے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ بے چین جو اپنی تمناؤں سے محروم رہتی ہیں۔ وہ بے چین رہتی ہیں۔ اسی طرح بے قراری میں دن گزارتی چلی جاتی ہیں۔ بلکہ بعض عورتوں کے خط تو پھر دِنوں کے حساب لے کر آتے ہیں کہ آج میری شادی کو تیس سال اتنے دن ہو چکے ہیں اور آج تک میں اولاد سے محروم ہوں۔ حالانکہ امرِ واقع یہ ہے کہ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی ہستی پر سچا ایمان رکھتا ہو اور کائنات کا شعور رکھتا ہو، موت و حیات کے فلسفے سے آگاہ ہو، اگر قرآنِ کریم کی اِس آیت پر اُس کی نظر ہو کہ: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ. تو اولاد کی تمنا تو اپنی جگہ ٹھیک ہے۔ لیکن اولاد کے نہ ہونے کے نتیجے میں ویسی بے قراری اس شخص کو نہیں ہو سکتی، جیسی ایک بے دین شخص کو ہوتی ہے۔ وہ زیادہ تیزی کے ساتھ خدا کی طرف جھکے گا۔ اور خدا کی رضا حاصل کر کے اپنی ذات کو خدا کی ذات میں ایک دوام بخشے گا۔ خدا کی رضا کے ذریعے اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی عطا کر سکتا ہے۔ اور جس کو خدا تعالیٰ کی ذات نصیب ہو جائے اس کے دِلوں کے خلا یقیناً دُور ہو جایا کرتے ہیں۔ دُنیا کی کمزوریاں، دُنیا کی محرومیاں دِکھائی تو دیتی ہیں، محسوس بھی ہوتی ہیں۔ لیکن بے حقیقت بن کر۔ اس کے برعکس جو دُنیا میں ڈوب جاتے ہیں، اُنہیں دُنیا کے غم اور دُنیا کی تکلیفیں اتنی بڑی دِکھائی دیتی ہیں کہ اُن کے وجود پر قبضہ کر لیتی ہیں۔ اُن کو گرا دیتی ہیں۔ بعض دفعہ اپنے پاؤں تلے مسلتی چلی جاتی ہیں۔ اور ساری زندگیاں ایسے اشخاص کی دُکھوں اور مصیبتوں میں کٹتی ہیں۔

پس اگر آپ نے حقیقت میں

تسکین پانے کا گُر

سیکھنا ہے، اگر آپ کو حقیقتاً تسکین کی تلاش ہے تو یاد رکھیں کہ تسکین بقاء سے نصیب ہُوا کرتی ہے۔ ہر وہ دُکھ جس کو آپ محرومی کہتے ہیں اس کا کسی نہ کسی شکل میں موت سے تعلّق ہے۔ ہر وہ چیز جس کو آپ خوشی کہتے ہیں اس کا کسی نہ کسی شکل میں بقاء سے تعلق ہے۔ یہ مضمون بہت تفصیلی مطالعے کا محتاج ہے اور اس موقعہ پر یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس کی تفاصیل میں جا کر میں آپ کو دکھاؤں کہ کس طرح ہر محرومی اور ہر دُکھ کا کسی نہ کسی شکل میں موت سے تعلق ہے۔ اور ہر خوشی کا اور ہر حصول کا کسی نہ کسی رنگ میں زندگی سے تعلق ہے۔ لیکن ہے یہی کچھ حقیقت۔ اِس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں۔

اِس پہلو سے جب خدا تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وَجْهُ رَبِّكَ کو بقاء ہے اور اُسے کوئی زوال نہیں، تو اتنی گہری حقیقت ہے، ایسا عظیم عرفان کا خزانہ عطا کر دیا گیا ہے کہ جس سے بڑھ کر دولت نصیب ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ انسان خدا تعالیٰ کے وَجْه کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، اور دُنیا کی نعمتوں کو قریب دیکھ رہا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے چہرے کو دُور ہٹا ہُوا دیکھتا ہے اور مشکل سمجھتا ہے، اِس لئے وہ سُنتا ہے اور دِل میں جاگزیں کرنے کی بجائے اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے وہ سُن کر آگے گزر جاتا ہے۔ جیسے اَن سُنی کر دی گئی ہو۔

پس

جماعتِ احمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ اُن کی تربیت کے لئے اور اُن کی کامیاب زندگیوں کے لئے اِس گُر کو نہ صرف سمجھنا ضروری ہے بلکہ اس کو اپنا لینا ضروری ہے۔ اُس کے ساتھ چمٹ جانا ضروری ہے۔ وہ لوگ جن کو یہ دِلوں میں محسوس ہونا شروع ہو جائے اُن کی زندگیوں کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اُن کے غموں اور اُن کے دُکھوں، اُن کے فکروں کی نوعیت بالکل اور ہو جاتی ہے۔ یہ ساری حقیقتیں اُن کو عارضی دِکھائی دیتی ہیں۔ اور اُس وقت یہ آیت بجائے خوف کے ایک اور خوشخبری لے کر اُن کے لئے آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ. یعنی یہ تنبیہہ کی بجائے باخُدا لوگوں کے لئے خوشخبری بن جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دُکھ بھی سارے عارضی ہیں۔ دُنیا کی حقیقتیں ساری بے معنی ہیں۔ جو چیزیں ہمیں حاصل نہیں ہوئیں اُنہوں نے کب باقی رہنا ہے۔ جو دُوسروں نے ہتھیا لی ہیں یا قبضہ کر بیٹھے ہیں، وہ اُن پر کب تک رہیں گی؟ آخر ہر ایک نے اِس دُنیا سے چلے جانا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جانا ہے۔ وہاں اگر کوئی چیز کام آئے گی تو وَجْهُ رَبِّكَ کام آئے گا۔ یعنی خدا کی رضا ہے جو تمہارے کام آ سکتی ہے، باقی سارے دا چیزیں اِس دُنیا میں پیچھے رہ جائیں گی۔ اور جو پیچھے رہ جائیں گی وہ بھی فنا ہو جائیں گی۔ کچھ بھی نہیں باقی رہے گا۔

پس یہ آیت بظاہر شروع میں کم سے کم ایک ایسے شخص کو جس کو خدا کا عرفان حاصل نہیں، ڈراتی ہے اور بہت ہی خوفناک اعلان دِکھائی دیتا ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ جب اِنسان وَجْهُ رَبِّكَ سے تعلق جوڑ لے اور سہارا خُدا کی ذات کا لے لے، تو اچانک یہ آیت جو پہلے ڈراتی ہُوئی دِکھائی دیتی تھی ایک خوشخبری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر اِنسان کو صبر کی بھی توفیق ملتی ہے۔ پھر اِنسان یہ سمجھتا ہے کہ میں تو خدا کا ہو چکا۔ خُدا کی رضا میں نے دِل میں بسا لی۔ خدا کی رضا کی لذت محسوس کرنے لگا ... تکلیفیں جو ہیں یہ عارضی ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے، انہوں نے لازماً فنا ہو جانا ہے۔ مگر میری لذت ہمیشہ باقی رہے گی۔ میرے سکون کو دُنیا کی کوئی طاقت مجھ سے چھین نہیں سکتی۔ یہ پیغام دینے لگ جاتی ہے یہ آیتِ کریمہ۔

اور جب تک ہم اِس تجربے سے گزریں نہ، ہم اہلِ یورپ کی زندگیوں کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ان سب کے اندر روز افزوں پیاس کا احساس بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پیاس تو صدیوں کی ہے، لیکن اس کا احساس کبھی اِس تیزی کے ساتھ نہیں بڑھا تھا جتنا اِس دَور میں بڑھ رہا ہے۔ اُن کی نئی نسلیں محرومی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہیں۔ اپنی تہذیب سے بددِل ہو چکی ہیں۔ اپنے معاشرے سے بددِل ہو چکی ہیں۔ اپنی CIVILIZATION سے اور اُن تمام اقدار سے جن کو مغربی CIVILIZATION کہا جاتا تھا، آخر مایوس ہو چکی ہیں۔ اور دِن بدن یہ شعور بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ ہمیں کچھ بھی حاصل نہیں ہُوا۔ اور اِس تلاش میں کہ کچھ حاصل ہو جائے سرگرداں، کبھی کسی رُخ پر اُٹھ دوڑتی ہیں، کبھی کسی اَور رُخ پر اُٹھ دوڑتی ہیں۔ تلاش تو ہے لیکن پتہ نہیں کہ کیا تلاش کر رہی ہیں اور کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اُن کو تبلیغ کرنے کا صرف ایک ہی مؤثر اور ٹھوس اور کار آمد طریق ہے، باقی ساری باتیں منطق کے ایچ پیچ ہیں ان کے ذریعے آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ خُدا کی زندہ حقیقت کو اُن کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ایک ہی ذریعہ ہے جس سے آپ اُن کی اپنی ذات میں دلچسپی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور وہ ذریعہ ہے آپ کا اپنا "وَجْهُ رَبِّكَ" بننے کی کوشش کرنا۔ ایسا وجود بننا جس میں خدا کے چہرے دِکھائی دینے لگیں۔ اور وہ ایک ایسی کشش ہے جو ہر دُوسری چیز پر لازماً

غالب آنے والی کشش ہے۔

اُن کو یہ پیغام دینے کی ضرورت ہے کہ: ع

لو تمہیں طَورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جب یہ مصرعہ فرمایا تو یہ کوئی سوچی سمجھی بات کا نتیجہ نہیں تھا۔ یہ ایک تجربے کے نتیجے میں خود بخود دِل سے پھُوٹنے والا مصرعہ ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے ؎

لو تمہیں طَورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

جس شخص نے نُورِ خدا کو نہ پایا ہو، اُس کے مُنہ سے یہ مصرعہ نکل نہیں سکتا۔

یہی طَورِ تسلّی کا اُس وقت بھی تھا اور آج بھی ہے۔ اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے تسلّی کا یہ طَور بتا کر صاحبِ تسلّی لوگ پیدا کر دیئے۔ اپنے گرد و پیش میں اُن لوگوں کے حالات تبدیل کرنے شروع کر دیئے جو مختلف حالات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہُوئے تھے۔ اُن کے تعلّقات دُنیا سے ٹوٹنے شروع ہوئے اور خُدا تعالےٰ سے بننے شروع ہُوئے، یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے

اُن کی کایا پلٹ گئی،

اور وہ یہی پیغام لے کر پھر دُنیا کے سامنے نکلے کہ: ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے

لو تمہیں طَورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

مَیں نے صحابہؓ کی زندگی پر غور کیا ہے، تو یہی سلسلہ مجھے اُن کی زندگی کا مِلا۔ اُن میں صاحبِ علم بھی تھے لیکن ضروری نہیں تھا کہ جو صاحبِ علم تھا وہی دُوسری سوسائٹی پر غالب آیا ہو۔ بعض بالکل دُنیا کے لحاظ سے بے علم تھے جن کو خُدا تعالیٰ نے غلبہ عطا فرمایا تھا۔ وہ اپنے ماحول پر جہاں چاہتے تھے غالب آجاتے تھے۔ اور اُن کے ذریعے خُدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدیت کا پیغام دُور نزدیک ہر طرف پھیلا ہے۔ اور کبھی کسی سوسائٹی

ہیں وہ لوگ مغلوب نہیں ہوئے۔ علم کی وجہ سے نہیں یا علم کے فقدان کی وجہ سے نہیں جو کچھ ہو رہا تھا وہ خدا کے ہونے یا نہ ہونے کے نتیجے میں ہو رہا تھا۔ صحابہؓ کے اندر خدا موجود تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تسلّی کا یہ طرز سیکھ لیا تھا۔ اور اُن کے دِل طمانیت سے بھر گئے تھے۔ وہ ایسی طمانیت سے بھر گئے تھے جو نورِ خدا کے سوا نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور یہی اُن کی دولت تھی۔ یہی اُن کی روشنی تھی جس سے وہ اندھیروں میں اُجالے کر رہے تھے۔ اور دُنیا والے جو ان کی مخالفت کرنے والے ہوں، یعنی نظریاتی لحاظ سے، جب وہ آنکھوں کے سامنے خدا کی صفات کے نشان دیکھتے ہیں، جب وہ خدا کے چہرے کو جلوہ گر دیکھ رہے ہوتے ہیں تو رفتہ رفتہ اُن کی ساری مخالفتیں، اگر اُن میں کوئی صداقت کا مادہ موجود ہے، مغلوب ہونے لگ جاتی ہیں۔ یہی وہ نور ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ حق آگیا ہے اور باطل کے مقدر میں بھاگنے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ باطل کے تو نصیب میں ہی بھاگنا ہے۔ اِس لئے باطل بھاگ گیا ہے۔

پس یہ وہ غلبے کا آخری اور غالب آنے والا مفہوم ہے جس کو سمجھ کر، جس کو اپنا کر، اپنی زندگی میں جاری کر کے آپ کو گرد و پیش غلبہ نصیب ہو سکتا ہے۔ لیکن غلبہ دراصل آپ کو نہیں بلکہ خدا کے چہرے کو نصیب ہوگا۔

اِس پہلو سے

ایک اور نکتہ

بھی ہمارے ہاتھ آیا کہ وہ لوگ جو الٰہی جماعتیں ہیں جب وہ دُنیا میں پھیلتی ہیں تو اپنی ذات کی خاطر نہیں، اپنے جلال اور اپنے اِکرام کے لئے نہیں، بلکہ چونکہ وہ خُدا کے چہرے کو اپنا لیتی ہیں اِس لئے ذُوالجلالِ والاِکرام کے چہرے کو اپنا کر وہ اُس کی عزّت اور اُس کے شرف اور اُس کے مرتبے کی خاطر دُنیا میں پھیلتی ہیں۔ اِس لئے نہیں کہ اُن کو کوئی غلبہ نصیب ہو، یا اُن کو کوئی طاقت نصیب ہو۔ پس یہ پھیلاؤ درحقیقت اُسی وقت مُبارک ہوگا جب ایسی الٰہی جماعتوں کے پھیلنے کے ساتھ خُدا کا چہرہ پھیل رہا ہو۔ خُدا کا نُور پھیل رہا ہو۔ اور اگر اس کے بغیر آپ دُنیا میں پھیلیں تو آپ کو عددی اکثریت تو حاصل ہو سکتی ہے، غلبہ تو ایک قسم کا مل سکتا ہے، مگر اس غلبے کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔ اب آپ دیکھیں جہووا وٹنسز والے ہیں، مورمنز ہیں، اِسی قسم کے اور بہت سے

نئے نئے فرقے بھی نِکلے ہیں

جِن کو CULTS کہا جاتا ہے۔ ایک وقت میں ھری کرشنا والے سوئٹزرلینڈ میں اور یورپ کے دُوسرے ملکوں میں تیزی سے پھیلنے لگے تھے۔ پھر امریکہ میں بڑا ان کو نفوذ ہُوا۔ سِکھ بننے کا شوق بھی یورپ اور امریکہ میں چلا۔ صُوفی یعنی ایک قسم کا فرضی صُوفی جو اپنی ذات میں ڈوب کر درحقیقت گرد و پیش سے آنکھیں بند کر رہا ہوتا ہے، ایسا صُوفی بننے کا شوق بھی اہلِ یورپ کو چرایا۔ یہ چیزیں آئیں اور رفتہ رفتہ فنا ہوتی چلی گئیں۔ کیونکہ ان میں درحقیقت کوئی باقی رہنے والی بات نہیں تھی۔ اِن چیزوں کے پھیلنے سے درحقیقت خُدا کا چہرہ نہیں پھیلا بلکہ وہ فرقے پھیلے ہیں جو دُنیا میں عددی اکثریت کے خواہاں تھے۔ اور کچھ مالی فوائد اُن کے پیشِ نظر تھے۔

یہ آیتِ کریمہ جو ہمیں بتاتی ہے کہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ، یہ خوشخبری بھی ہمیں دے رہی ہے کہ وہ لوگ جو وَجْهُ رَبِّكَ کے بغیر، تیرے ربّ کی رضا کے بغیر پھیلتے ہیں، اُن کے پھیلنے کو بھی کوئی بقاء نہیں ہے۔ وہ بے معنیٰ اور بے حقیقت عددی اکثریت ہے۔ جس کو حقیقت میں خُدا کی نظر میں کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ اُس نے آج نہیں تو کل مِٹ جانا ہے۔ اگر تم پھیلنا چاہتے ہو تو خدا کا چہرہ حاصل کرو۔ اور وہ چہرہ لے کر، اس شمع کے نُور کے ساتھ پھیلو۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا کہ: يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ۔ خُدا کے چہرے کا جلال دنیا میں پھیلے گا۔ خُدا کے چہرے کا اِکرام دُنیا میں پھیلے گا۔

پس صاحب باخُدا لوگ وہی ہیں جن کے پھیلنے کے ساتھ خُدا تعالیٰ کا جلال، اس کی عظمت اور اس کا اکرام دُنیا میں پھیلتا ہے۔ اور اس کے بغیر جماعتِ احمدیہ کے پھیلنے کا کوئی بھی معنیٰ نہیں۔ کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ جرمنی میں خصوصیت سے خطبے کے دوران میں نے اِس مضمون کو اِس لئے چنا ہے کہ جرمنی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سی نیکیوں میں ترقی کر رہی ہے۔ اور بہت سے خطرات کا بھی اس کو سامنا ہے۔ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عظیم مثالیں قائم کر رہی ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ ابھی بہت سی گنجائشیں باقی ہیں۔ لیکن جہاں تک عبادتوں کا تعلق ہے، جہاں تک خُدا کو دِل میں بٹھا لینے کا تعلق ہے، ابھی بہت سے مراحل باقی ہیں۔ جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے، اگرچہ آپ لوگ کوشش کرتے ہیں، یعنی ایک حصّہ آپ میں سے، مگر بہت بھاری اکثریت آپ کی ایسی ہے جو تبلیغ کے فن سے ہی واقف نہیں۔ اور جب خطبات میں ذکر سُنتی ہے تو دِل میں ایک ولولہ سا اُٹھتا ہے لیکن ایک عارضی چمک کی طرح، جس طرح جگنو اندھیرے میں دِکھائی دے، پھر وہ خود بخود بُجھ بھی جاتا ہے ولولہ۔ باقی رہنے والی روشنی نہیں رہتی۔ اور اِس وجہ سے سالانہ تبلیغ کا ماحصل بہت تھوڑا ہے۔ اگر آپ اعداد میں اپنی تبلیغی کوششوں کے نتائج دیکھیں تو بالکل معمولی ہیں۔ اِس لحاظ سے مجھے خیال آیا کہ دو باتوں کی طرف آپ کو خصُوصیّت سے متوجّہ کروں۔

اوّل یہ کہ کامیاب تبلیغ کا راز حقیقت میں خُدا کو پا لینا ہے۔ اور آپ کی علمی کمزوری کبھی آپ کی راہ میں حائل نہیں ہوگی۔ اگر آپ صاحبِ خُدا بن جائیں۔ آپ کی مقبول دُعائیں، آپ کی نیک ادائیں، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، آپ کا سلیقہ، آپ کا وقار، آپ کی بنی نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی، جو یہ سارے نتائج ہیں خُدا والا بننے کے، یہ جب آپ کی ذات میں ظاہر ہوں گے تو لازماً آپ کی تبلیغ مؤثر ہوگی۔ اور آپ میں پھیلنے کی طاقت ہوگی۔

دُوسری بات یہ کہ اِس طرح پھیلنے کے نتیجے میں جو اعداد آپ کو نصیب ہوں گے وہ محض گنتی کی باتیں نہیں ہوں گی۔ بلکہ حقیقتاً صاحبِ خُدا لوگ، صاحبِ خُدا لوگ ہی پیدا کیا کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو تقویٰ کے ساتھ تبلیغ کرنے والے ہوں، جو نیکی کے ساتھ تبلیغ کرنے والے ہوں، اُن کی تبلیغ کا پھل بھی باقی رہا کرتا ہے۔

یہ راز مَیں آپ کو سمجھانا چاہتا ہُوں

وہ لوگ جو لفّاظیوں کے ذریعے اور محض منطق کے ذریعے لوگوں کے دماغ قائل کرتے ہیں، بسا اَوقات دیکھا گیا ہے کہ ایسے اِسلام میں داخل ہونے والے جو اِن دروازوں سے داخل ہوتے ہیں، اسی قِسم کے وسوسوں کے دروازوں سے باہر بھی چلے جاتے ہیں اور انہیں دوام نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن نیک آدمی اگر ایک نیک آدمی پیدا کر دے تو اس کا براہِ راست خُدا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور نیک آدمی کو پھر قرار مِلتا ہے۔ اس کو دوام نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم نے

کلمۂ طیّبہ اور کلمۂ خبیثہ

میں اِن دونوں باتوں کا موازنہ فرما دیا۔ فرمایا: کلمۂ طیّبہ وہ ہے جس کی جڑیں پیوستہ ہو جاتی ہیں۔ اور رزق خُدا سے اور آسمان سے حاصل کرتا ہے۔ اس کی شاخیں آسمان میں پھیلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلّق کی برکت سے ہر حال میں اس کو پھل لگتے رہتے ہیں۔ تو جو انسان خدا کو حاصل کرنے کے بعد اس سے تعلق جوڑے اور باثمر بن جائے اُس کے اُکھڑنے یا اُس کے بدکنے یا اُس کے بھٹکتے پھرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس ایسا شخص جو خود باخُدا ہو اور نیکی کی اہمیت کو نہ صرف یہ کہ ذہنی طور پر سمجھتا ہو بلکہ اپنے دِل کو نیکی کی راہ پہ ڈال چکا ہو، خُدا کے حضُور اپنا سرِ تسلیم خَم کر چکا ہو، اُس شخص کے بنائے ہُوئے احمدیوں میں بھی ویسے اثرات سرایت کر جاتے ہیں۔ ویسی خصُوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

حضرت مُصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نئے احمدی کو دیکھ کر اکثر یہ صحیح اندازہ لگا لیتا ہُوں کہ یہ کس کی تبلیغ سے ہُوا ہوگا۔ فرماتے تھے کہ اگر کوئی مبلّغ کنجوس ہو اور چندوں میں کمزور ہو تو اُس کے ذریعے بنے ہوئے احمدی بھی کنجوس اور چندوں میں کمزور ہی نکلتے ہیں۔ جو شخص تبلیغ کا شوق رکھتا ہو لیکن نمازوں میں کمزور ہو، اُس کے بنائے ہُوئے احمدی بھی تبلیغ کا جوش تو رکھتے ہیں لیکن نمازوں میں کمزور ہوتے ہیں۔ اِس لئے کہ ہر شخص اپنی مُہر دوسرے پر ثبت کر رہا ہوتا ہے۔ اِسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا سب سے بالا مقام نبیوں کی مُہر کا ہے۔

ایسی مُہر ہے جو نبوّت پیدا کرتی ہے۔

ایسے عظیم اس مہر کے نقوش ہیں کہ نبوت کی طرح تقویٰ کے نقوش عطا کرتی ہے پس یہ تو آپ کی مہر کا نقش آپ کا چہرہ دکھائے گا۔ آپ جب ایک نیا احمدی پیدا کرتے ہیں تو دراصل آپ کی مہر نے ایک نقش پیدا کر دیا۔ اس نقش میں آپ کے چہرے دکھائی دیا گئے۔ اور اگر آپ کے چہرے میں خدا دکھائی دیتا ہے، اگر آپ کے چہرے کو خدا کا چہرہ قرار دیا جا سکتا ہے، تو جتنے نقوش آپ بناتے چلے جائیں گے، ہر نقش خدا کی طرف اشارہ کر رہا ہو گا۔ ہر نقش کے چہرے میں خدا کے وجود دکھائی دینے لگیں گے۔ اور اس طرح ایک ایسے استحکام کے ساتھ جماعت پھیلے گی کہ ہر قدم جو اٹھے گا وہ مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔

پس اس دنیا میں جبکہ خدا کی تلاش تو ہے لیکن لوگوں کو علم نہیں کہ کیسے حاصل کیا جائے، جب سکینت کی تلاش تو ہے لیکن پتہ نہیں کہ سکینت کیسے حاصل کی جاتی ہے، یہی گر ہے اور یہی ایک راز ہے جس کے سوا اور کوئی گر اور کوئی راز نہیں کہ آپ خدا کا چہرہ بننے کی کوشش کریں۔ اللہ سے محبت پیدا کریں۔ خدا سے پیار پیدا کریں اور خدا کی ذات کو اپنی ذات میں جھلکتا ہوا دکھانے کی کوشش کریں۔ یہ جھلکیاں ہر مؤمن میں ہوتی ہیں۔ لیکن بعض مومنوں میں آناً فاناً جھلکیاں آتی ہیں اور آناً فاناً چلی جاتی ہیں، کبھی خدا کی چمک دکھائی دی۔ کیونکہ جب تک خدا کی چمک کسی دل میں ظاہر نہ ہو وہ مؤمن بن ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہم میں سے جو کمزور بھی ہیں، بد بھی ہیں، ہر قسم کے احمدی ایمان کی وجہ سے کوئی نہ کوئی حالت ان کے دلوں پر ضرور طاری ہوئی ہو گی کہ انہوں نے خدا کو اپنے وجود میں جھلکتا ہوا دیکھا ہو گا۔ بعض خطرات کے وقت دعاؤں کے ذریعے قبولیت دعا کا نشان دیکھا ہو گا۔ کبھی کسی رنگ میں کبھی کسی رنگ میں غرضیکہ مؤمن ہوتے ہوئے۔ یہ ناممکن ہے کہ خدا کبھی دکھائی نہ دیا ہو یا اپنی ذات میں چمکا نہ ہو۔ لیکن یہ وَجْہُ رَبِّكَ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ وَجْہُ رَبِّكَ میں ایک مستقل حقیقت بتائی گئی ہے۔ عارضی جھلکی کا نقشہ نہیں کھینچا گیا۔ حقیقت میں مؤمن باخدا اس وقت بنتا ہے۔ جب خدا اس کی ذات پر غالب آچکا ہو۔ جب اسے یہ شعور پیدا ہو جائے کہ خدا کے ساتھ رہتا ہوں۔ پھر اگر وقتی طور پر وہ چھٹی کرتا ہے، کوئی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ عارضی بات ہے واپس پھر وہ اس دائم اور قائم رہنے والی حقیقت کی طرف وہ جلد لوٹ آتا ہے۔ ایسے لوگ ہیں جو محفوظ مقام پر ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے بنائے ہوئے احمدی بھی لازماً محفوظ مقام پر فائز رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نکات سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھیں احمدیت کا غلبہ خدا کے غلبے کے ساتھ ہو گا۔ اگر خدا آپ پر غالب نہیں آیا تو جس احمدیت کو آپ لے کر دنیا کے لئے نکل رہے ہیں وہ احمدیت کبھی غالب نہیں آسکتی۔ اپنے وجود پر خدا کو غالب آنے دیں، پھر دیکھیں کہ آپ کے وجود کو خدا ساری دنیا پر غالب کر کے دکھائے گا۔ یہی ایک ترقی اور کامیابی کا راز ہے، اس کے سوا اور کوئی راز نہیں۔

ضروری اعلان برائے لٹریچر

جملہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ لٹریچر سے متعلق اگر کسی قسم کی بھی دقت ہو تو نظارت اشاعت کو لکھیں انشاء اللہ ہر ممکن تعاون دیا جائے گا۔

(۱)۔ جملہ جماعتوں کو لٹریچر کی فہرست مع قیمت سرکلر ارسال کی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت کو نہ ملا ہو تو اطلاع دیں۔

(۲)۔ جن جماعتوں یا افراد کو مفت لٹریچر کی ضرورت ہو تو نظارت دعوت و تبلیغ کو لکھیں اور اس کی اطلاع نظارت اشاعت کو بھجوئیں۔ تاکہ آپ کی ضرورت کو بر وقت پورا کیا جا سکے۔

(۳)۔ لٹریچر کے متعلق آپ کو کوئی بھی دقت ہو یا کوئی مفید مشورہ ہو تو نظارت ہذا سے رابطہ رکھیں لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ نظارت اشاعت کو لکھنے کے بجائے براہ راست لندن چٹھیاں لکھی جاتی ہیں۔ جو درست نہیں۔ اگر نظارت ہذا سے کوئی مسئلہ حل نہ ہو تو وکیل الاشاعت لندن سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔

اُمید ہے کہ احباب جماعت اس بارے میں ہم سے تعاون فرمائیں گے

ناظر نشر و اشاعت قادیان

برطانیہ کا ۲۵واں جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ ۲

اس تحریک کا وقت مارچ ۱۹۹۱ء تک ہے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایک نیک خواہش یہ تھی کہ لڑکوں کی تعداد زیادہ ہو چنانچہ اب تک ۳۲۸۱ لڑکوں کی تعداد ہے اور ۱۳۴۵ لڑکیوں کی تعداد ہے حضور نے فرمایا یہ بھی احمدیت کی صداقت کا ایک عالمی نشان ہے۔ جو تمام دنیا میں ظاہر ہوا میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے وقف کو قبول فرمائے گا۔ میں ان کے والدین کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ اُن کی نیتیں قبول ہوئیں۔

آخر میں مکرم وکیل الدیوان صاحب کی تازہ رپورٹ کی روشنی میں حضور نے فرمایا جو بچے پیدا ہو کر وقف نو میں شامل ہو چکے ہیں اُن کی تعداد ۵ ہزار سے اوپر ہو چکی ہے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی ایک نئی تعبیر عطا ہوئی۔

روحانی خدمت کے علاوہ جسمانی خدمت فرمایا افریقہ میں اس وقت ۲۷ مستقل ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ غانا میں ۹ جماعتوں کے ۳۰۴ خدام نے خون کا عطیہ پیش کیا۔ اسی طرح سرینگر میں۔ تنزانیہ اور یوگنڈا میں بھی خدام نے خون کا عطیہ پیش کیا۔

• ۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں کثرت سے سکول جاری کئے گئے ہیں چنانچہ ۳۷ ہائر سیکنڈری سکول۔ ۴۴ جونیئر سیکنڈری سکول۔ ۲۰۳ پرائمری سکول اور ۵۵ نرسری سکول چل رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کی آمد بھی ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ۸۵-۱۹۸۴ء میں ۸ کروڑ ۱۱ لاکھ کی آمد تھی اس سال ۱۸ کروڑ ۸۰ لاکھ آمد ہے۔

• ۔ نصرت جہاں سکیم نو کے تحت پاکستان سے بکثرت صاحب علم۔ صاحب تجربہ لوگوں سے دورے کروائے گئے بعض تجارتیں شروع ہو چکی ہیں۔ بعض کارخانوں کے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

حضور نے فرمایا موجودہ وقت میں دو سال کے اندر اندر افریقہ کے تین ممالک میں کارخانے لگانے کے منصوبوں کا اجراء ایک بہت بڑا اعجاز ہے۔ حضور نے فرمایا تمام ممالک کے احمدی جو تجارت میں دلچسپی رکھتے ہیں اس تعلق میں لندن میں مرکزی دفتر سے خط و کتابت کریں۔ لیکن ایسے احباب کے لئے مقامی جماعتوں کی تصدیق ہونی چاہیئے اور بد معاملگی کا داغ نہ ہونا چاہیئے

شعبہ سمعی بصری: ۔ حضور نے فرمایا یہاں انگلستان میں آنریری طور پر کام کرنے والوں نے اس شعبہ کو سنبھالا ہوا ہے۔ تمام دنیا میں بھی یہ نظام مضبوط ہونا چاہیئے جب یہاں کے رضاکار یہ کام کر سکتے ہیں تو باقی دنیا میں کیوں ممکن نہیں۔ حضور نے فرمایا دوران سال اس شعبے نے ۱۸۷۸۲ آڈیو کیسٹس دنیا بھر کی جماعتوں کو بھجوائیں اور ۱۹۳۵ ویڈیو کیسٹس تیار کر کے بھجوائیں گزشتہ پانچ سالوں میں اس شعبہ نے ایک لاکھ ۹ ہزار سات سو بیاسی (۱۰۹,۷۸۲) کیسٹس بھجوائیں۔

حضور نے فرمایا تعلیمی و تربیتی کیسٹس تیار کرنے کی میری تحریک پر مختلف ممالک نے ۸۰۰ سے زائد کیسٹس تیار کی ہیں جن سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشن: ۔ حضور انور نے فرمایا یہ شعبہ بھی آنریری طور پر چلایا جا رہا ہے۔ دوران سال ۵۹۳۸ خطوط لکھے گئے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں ۳۵۹۲۶ خطوط لکھے گئے تھے۔ دوران سال اخبارات و رسائل میں شائع کردہ خطوط و مقالوں کی تعداد ۶۴۵ ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں میں ۹۳۲۵ مقالے خطوط شائع ہوئے۔

یہ شعبہ تمام جماعتوں کو عالم احمدیت کی موافق و مخالف خبروں کے متعلق بلیٹن تیار کر کے بھجواتا ہے۔

• ۔ حضور نے فرمایا۔ تمام دنیا کے اخبارات و رسائل میں احمدیت کے موافق و مخالف تبصرے۔ خطوط اور مقالے وغیرہ جمع کر کے کمپیوٹرائز کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ عزیزہ صالحہ صفی صاحبہ اس شعبہ کی قائمقام بنائی گئی ہیں۔ اہم تقریبات کی تصاویر وغیرہ کو بھی جمع کر کے کمپیوٹرائز کرنا اس شعبہ کا کام ہو گا۔

مالی قربانیاں: ۔ حضور انور نے فرمایا سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر سے دیگر وقتی تحریکات کو چھوڑ کر مستقل چندوں میں ۹ کروڑ ۹۶ لاکھ کی وصولی ہوئی ہے۔ جبکہ سال ۸۵-۱۹۸۴ء میں ۱۹ کروڑ ۵۸ لاکھ کی وصولی تھی۔ گویا چھ سال کے عرصے میں قریباً دگنا چندہ ہو گیا ہے بلکہ کئی ممالک میں کئی گنا کا اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا ایک ملک میں ۱۹۸۲ء میں چندوں کا بجٹ ایک کروڑ ۹۷ لاکھ تھا اب ۷ کروڑ ۵ لاکھ ہے۔

قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت: ۔ حضور نے فرمایا اب تک ۵۲ زبانوں میں

مکمل تراجم قرآن تیار ہو چکے ہیں۔ ان میں ۴۲ شائع ہو چکے ہیں ۸ طباعت کے مراحل میں ہیں۔ ان کے علاوہ ۶ زبانوں میں ترجمے ہو رہے ہیں۔ اگلے چند سالوں میں ۱۰۰ سے زائد تراجم مکمل کرنے کا ارادہ ہے۔ حضور نے فرمایا ۸۲ء تک کل ۱۱ زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت ہوئی تھی ہجرت کے چھ سالوں کے اندر مزید ۱۴ زبانوں میں تراجم مکمل کرنے کی توفیق ملی

• منتخب آیات کا ترجمہ ۱۱۶ زبانوں میں مکمل ہو چکا ہے ۱۰۰ زبانوں میں شائع ہو چکا ہے ۹ زبانوں میں زیر طبع ہے۔

• منتخب احادیث کا ترجمہ ۱۱۳ زبانوں میں مکمل ہو چکا ہے ۹۴ زبانوں میں اشاعت ہو چکی ہے ۱۹ میں زیر طبع ہے۔

• منتخب اقتباسات کا ترجمہ ۱۰۲ زبانوں میں مکمل ہو چکا ہے ۸۸ زبانوں میں اشاعت ہو چکی ہے ۱۴ میں زیر طبع ہے۔

• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا اردو با محاورہ ترجمہ تفسیر صغیر ۱۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر آ گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دیگر اسلامی لٹریچر شائع ہوا۔ یورپ کی کوئی ایسی زبان نہیں ہے جس میں لٹریچر موجود نہ ہو۔ دوران سال بچوں کی ۱۴ نئی کتب طبع کروائی گئیں اور بچوں کی موجودہ کتب کے ۱۴ زبانوں میں تراجم کرانے کا انتظام کیا گیا تاکہ بچوں کے علاوہ جماعت میں نئے داخل ہونے والے افراد کی تربیت کا انتظام ہو سکے۔

ترسیل لٹریچر: حضور نے تراجم قرآن کریم اور دیگر لٹریچر کی ترسیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دوران سال قرآن کریم کے ۲۰۶۴۳ نسخے بھجوائے گئے ۱۹۵۰۸ منتخب آیات کے تراجم کی کاپیاں اور ۵۰۶۷۴ منتخب احادیث کے تراجم کی کاپیاں اور ۹۰۲۱۰ کاپیاں منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ کے تراجم کی بھجوائی گئیں حضور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا تراجم منتخب آیات اور احادیث کے تراجم چونکہ گزشتہ سال ہی شائع کر کے زیادہ تعداد میں بھجوائی جا چکی تھیں اس لئے اس سال کی تعداد نسبتاً کم نظر آ رہی ہے۔

تراجم قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ تراجم کی غیر معمولی مقبولیت ہو رہی ہے بعض مخالفین کی طرف سے غلط پروپیگنڈہ بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ فرانسیسی ترجمہ کے متعلق پروپیگنڈہ کیا گیا کہ یہ غلط ہے حضور نے فرمایا ہم نے چیلنج دیا کہ ۲۰۷ ہم وقت خرید کریں گے تم آکر مقابلہ کرو اپنے تراجم کا ہمارے تراجم کے ساتھ پھر دنیا فیصلہ کرے گی کہ کس کا ترجمہ درست ہے اور کس کا غلط۔ لیکن کوئی مقابل پر نہیں آیا۔ دوبارہ یاد دہانی کروائی گئی لیکن پھر کوئی جواب نہیں ملا۔

حضور انور نے اپنی کتاب MURDER IN THE NAME OF ALLAH کی غیر معمولی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر صاحب امریکہ نے بتایا کہ ایک کمپنی کی طرف سے اس کتاب کا بہت بڑا آرڈر موصول ہوا ہے بلکہ وہ اس کتاب کی MONOPOLY چاہتے ہیں

اشاعت لٹریچر کے لئے اسلام آباد لندن میں جو جدید قسم کا کمپیوٹرائزڈ رقیم پریس کام کر رہا ہے اس کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا یہاں سے تراجم قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر جس کا ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ عربی رسالہ التقویٰ ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ اخبار احمدیہ اردو وغیرہ بھی شائع ہو رہا ہے نیز دوران سال چار لاکھ دس ہزار بیعت فارم بھی شائع کئے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتوں اور فضلوں کے اس ایمان افروز تذکرہ کے بعد اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا دشمن کی تمام تر مخالفت کے باوجود آج احمدیت ہی واحد جماعت ہے جس پر دنیا میں کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اُس جہاد کے قائل ہیں جو مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے حضور نے فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام دنیا کو فتح کرنے کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ہی وہ سعید بخت جماعت ہے جس کو چودہ سو سال کے بعد یہ فتح عظیم حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

تیسرا دن: مورخہ ۲۹؍جولائی بروز اتوار پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے محترم عبداللہ واگس ہاوزر نیشنل امیر جرمنی کی زیر صدارت قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اشتراکی دنیا میں دعوت اسلام کے عنوان پر۔ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ امریکہ نے مغربی معاشرہ میں رہتے ہوئے اسلامی اقدار کا قیام کے عنوان پر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ نے اسیران راہ مولیٰ کی قربانیاں کے عنوان پر اور مکرم قاضی مسعود احمد صاحب آف امریکہ نے اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی نقطۂ نظر سے قرآن مجید کی اہمیت کے عنوان پر ٹھوس اور علمی اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

اختتامی اجلاس: مورخہ ۲۹؍جولائی کو نماز ظہر و عصر کے بعد ٹھیک ۳ بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد حیفہ فلسطین کے چند خدام و اطفال نے کورس کی صورت میں السید منیر الحصنی مرحوم کا عربی قصیدہ نہایت خوش الحانی کے ساتھ سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ حضور اقدس اس قصیدہ کے سننے سے بہت خوش ہوئے۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور ایدہ اللہ کا تازہ منظوم کلام سنایا گیا۔ کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ اور سیرالیون کے ایک وزیر اور پیراماؤنٹ چیف نے اپنے نیک تاثرات اور جماعت کے تئیں اچھے خیالات کا اظہار کیا ٹھیک ۵ بجے سہ پہر حضور انور نے اختتامی خطاب شروع کرتے ہوئے فرمایا دنیا میں رونما ہونے والی عظیم الشان تبدیلیاں آج کی تقریر کا موضوع ہے حضور اقدس نے روس میں ظاہر ہونے والے انقلاب کے عوامل و اسباب اور اس کے عالمگیر اثرات کا تفصیلی تجزیہ بیان فرماتے ہوئے روس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روس کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کو اس تعلق میں اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں پاکستان میں احمدیوں کی مشکلات کے ازالہ اور اسیران راہ مولیٰ کی معجزانہ رہائی اور تمام عالم اسلام و احمدیت کے لئے دعا کی تحریک کرنے کے بعد لمبی اور پر سوز اجتماعی دعا کرائی اس کے ساتھ یہ جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پریس پبلسٹی: جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء کے لئے ۳ پریس ریلیز جاری کی گئیں۔

اخبار NEW LIFE نے جلسہ کا اعلان کیا۔ پریس ریلیز کے مطابق [illegible] RADIO نے جلسہ کے انعقاد کا اعلان کم از کم تین دن متواتر کیا۔ SUNRISE ریڈیو نے مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کا انٹرویو تقریباً ۵ منٹ تک نشر کیا جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی گئی اور انعقاد کا اعلان کیا گیا۔

COUNTY SOUND RADIO گلڈ فورڈ نے مکرم امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔ جس میں جلسہ کا اعلان کیا گیا۔

BBC WORLD SERVICE اردو سروس نے پہلے دن کے جلسہ کی خبر اور حضور انور کی افتتاحی تقریر کے متعلق دو منٹ کی خبر نشر کی۔ یہ رپورٹ خاکسار نے ٹیلیفون کے ذریعہ سٹوڈیو میں ریکارڈ کرائی۔

جلسہ کے دوران مندرجہ ذیل نمائندگان نے شرکت کی۔ فوٹوگرافر GUARDIAN LONDON گارڈین لندن۔ ایڈیٹر جنگ۔ فوٹوگرافر جنگ۔ فوٹوگرافر اخبار وطن۔ نمائندہ اسپیرٹن آئی۔ نمائندہ ہندوستان ٹائمز۔ نمائندہ ایشین ویکلی ہانگ کانگ - THAMES T.V ٹیم - ایک عراقی جرنلسٹ۔

ASIAN TIMES نے جلسہ کے موقع پر پورے صفحہ پر مشتمل ایک عمدہ آرٹیکل شائع کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصویر کے علاوہ مسجد فضل لندن کی تصویر اور مکرم عبدالشکور چشمے والے آف سرگودھا کی گرفتاری کے وقت لی ہوئی تصویر شامل ہیں۔ آرٹیکل جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے لکھا ہے۔

BBC افریقن NETWORK پر جلسہ کی خبر اور مولانا محمد بن صالح نائب امیر گھانا کا انٹرویو تمام افریقن ممالک میں نشر ہوا۔

THAMES ٹیلیویژن والے جلسہ کے آخری دن تمام وقت جلسہ گاہ میں موجود رہے اور احمدیت پر ½ گھنٹہ کا پروگرام عنقریب ٹیلیویژن پر دکھا رہے ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کا تبلیغی سیمینار

مورخہ ۲۶؍جولائی کو اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا تبلیغی سیمینار منعقد ہوا جس کے چار اجلاسات ہوئے ٹھیک دس بجے صبح پہلے اجلاس میں مصر کے السید حلمی الشافعی کی صدارت میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر یو۔کے کے استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز آف طوالو۔ ڈاکٹر شریف لیوبیس صاحب آف انڈونیشیا۔ مکرم طاہر سیلبی صاحب مبلغ یو۔کے۔ مکرم عطاء الواحد صاحب آف کینیڈا۔ مکرم مبارک طاہر صاحب سیرالیون نے مختصر اور جامع تقاریر کیں اور دلچسپ تبلیغی تجربات اور تجاویز

پیش کیں۔

دوسرا اجلاس ۱۱ بجے جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں شروع ہوا جس میں جناب حلمی الشافعی صاحب آف مصر اور مکرم مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کالکتہ وغیرہ نے تقاریر کیں اور دلچسپ و ایمان افروز تبلیغی واقعات سنائے۔

تیسرا اجلاس مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی صدارت میں ۲½ بجے دوپہر کو شروع ہوا جس میں روس اور مشرقی یورپ میں تبلیغی مواقع کے عنوان پر مکرم مولانا کمال یوسف صاحب مشنری انچارج سویڈن نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ہر سہ اجلاسات میں تقاریر کے بعد حاضرین کو بھی تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس سے استفادہ کرتے ہوئے مختلف ممالک کے نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس طرح یہ سیمینار بہت ہی استفادہ کا موجب ہوا۔

○ اس سیمینار کا سب سے اہم پروگرام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب تھا۔ جو حضور نے ازراہ شفقت تشریف لاکر ۴½ بجے سہ پہر کو ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے خطاب کے ابتداء میں انتظامی معاملات میں حکمت و فراست سے کام لینے کی تلقین فرمائی اور داعی الی اللہ کی بعض خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ داعی الی اللہ کا نرم خو اور حلیم الطبع ہونا بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں آیت کریمہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ رحماء بینھم کے مفہوم کو رحمۃ للعلمین کے معنوں میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اشداء علی الکفار کا مطلب یہ ہے کہ تم دوسروں کو تبدیل کرتے چلے جاؤ لیکن دوسروں کے بد اثرات کو کبھی قبول نہ کرنا حضور انور نے فرمایا۔ اس دور میں جبکہ اسلام کو تشدد کے مذہب کے طور پر دکھایا جارہا ہے۔ ہر داعی الی اللہ کو نرمی اور رحمت کے جذبات کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں آیت قرآنی ادفع بالتی ھی احسن ... الخ کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی اور فرمایا میں نے اپنے تجربہ میں ان مبلغین و معلمین کو زیادہ کامیاب دیکھا جو اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ زیادہ علمی صلاحیت نہیں رکھتے تھے لیکن حلیم الطبع اور نرم خو تھے۔

حضور انور نے وعظ و نصیحت کو دعوت الی اللہ کا دوسرا موثر ذریعہ قرار دیتے ہوئے آیت قرآنی فذکر فان الذکری تنفع المومنین کی نہایت دلچسپ تفسیر بیان فرمائی۔ اور ذکری کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا لوگ مختلف موڑ اور مختلف مذاق کے ہوتے ہیں اُن کے مناسب حال ذکری ہونا چاہیئے اور اس کا تعلق صفات باری تعالیٰ کے ساتھ باندھتے ہوئے کل یوم ھو فی شان کی تشریح میں حضور نے فرمایا میں نے اپنے تجربہ میں دیکھا ہے کہ ذکری کا یہ طریق سوائے ان لوگوں کے جن پر ختم اللہ علی قلوبھم کی آیت صادق آتی ہے کبھی ناکام نہیں ہوتا حضور انور نے داعین الی اللہ کو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ وہ اپنی مساعی کو اور ذکری کو ایسی جگہوں پر جہاں سے مثبت رد عمل اور پھل ظاہر نہیں ہو رہا ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ذکری اُن ہی لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے جو اس کے قبول کرنے کے لائق اور تیار ہوں اب سوال یہ ہے کہ کس طرح معلوم ہو کہ فلاں شخص ذکری کے قبول کرنے کے لائق ہے اور فلاں اس سعادت سے محروم ہے۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ جتنا جتنا نور فراست ترقی کرے گا داعی الی اللہ کا کام آسان ہوتا جائے گا۔

حضور نے فرمایا ثمرات اللہ کے فضل پر منحصر ہیں۔ لیکن مساعی بھی ضروری ہیں۔ جس طرح فصل حاصل کرنے کے لئے ایک زمیندار محنت کرتا ہے لیکن اللہ کے فضل کے بغیر فصل گھر نہیں آسکتی بعض اوقات پوری کی پوری فصل ضائع ہو جاتی ہے پس ہر داعی الی اللہ کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے خدا جس قدر مجھ سے ہو سکا میں کر چکا ہوں میں نہیں جانتا کہ یہ کافی ہے یا نہیں لیکن باقی تو اپنے فضل سے پوری فرما اور اس مساعی کو قبول فرما۔ جو اس طریق کو اختیار کرتے ہیں وہی خدا کے عاجز بندے ہیں۔ تمام نبیوں کا بھی یہی طریق تھا۔ وہ ناکام نہیں ہوتے پس آپ بھی اس طریق کو اختیار کریں تو یقیناً کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا تمام ممالک کے سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ اس قسم کے تبلیغی سیمینار منعقد کیا کریں۔ جماعتوں کو گائیڈ لائن مہیا کریں۔ صرف خط و کتابت پر اکتفاء نہ کریں۔

انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا انعقاد:۔ مورخہ ۲۸ جولائی کو اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں ٹھیک ۱۰ بجے صبح سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی ۵۴ ممالک کے ۲۹۵ نمائندگان نے شوریٰ میں حصہ لیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور اقدس نے افتتاحی دعا کرائی بعدہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے گذشتہ سال کی شوریٰ کی منظور شدہ تجاویز پر دوران سال کی گئی کارروائی کا مختصر خلاصہ پیش کیا ازاں بعد مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد سیکرٹری مجلس شوریٰ نے رد شدہ تجاویز کی تفصیل اور رد کئے جانے کی وجوہات پڑھ کر سنائیں۔

پھر حضور اقدس نے شوریٰ کے ایجنڈا کی تین تجاویز پڑھ کر سنائیں اور اپنی معاونت کے لئے السید حلمی الشافعی کو سٹیج پر بلا کر اپنے ساتھ بٹھایا۔ بعدہ ہر سہ تجاویز (۱) مشرقی بلاک میں تبلیغ (۲) تعلیم القرآن اور (۳) بعض انتظامی نوعیت کی تجاویز پر غور کرکے رپورٹ پیش کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا انتخاب عمل میں آیا اور حضور نے ہر سب کمیٹی کے لئے چیئرمین اور سیکرٹری نامزد فرمائے۔ اس کے ساتھ پہلے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد ۴½ بجے شوریٰ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صدارت میں شروع ہوئی اس وقت تک ہر سہ سب کمیٹیوں نے اپنے اجلاس کرکے تجاویز پر رپورٹ مرتب کر لی تھی۔ اس اجلاس میں معاونت کے لئے حضور نے مکرم مظفر احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ امریکہ کو سٹیج پر بلا کر اپنے ساتھ بٹھانے کا اعزاز عطا فرمایا حضور کے ارشاد پر مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب* سیکرٹری سب کمیٹی نے پہلی اور دوسری تجویز کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کمیٹی کے چیئرمین مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر نیشنل امیر جرمنی تھے۔ رپورٹ سنائے جانے کے بعد حضور انور نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ اس پر اپنی رائے پیش کریں چنانچہ ۲۲ اور ۲۱ نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔

تیسری تجویز کی چار شقوں پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کے چیئرمین مکرم محمد بن صالح آف غانا اور مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان سیکرٹری تھے۔ مکرم محمد بن صالح نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی بعدہ ہر آئیٹم پر باری باری حضور نے حاضرین کو اپنی آراء پیش کرنے کی دعوت دی چنانچہ چاروں شقوں پر مختلف ممالک کے نمائندگان نے اپنی آراء پیش کیں۔

تیسری تجویز کی شق نمبر ۴ پر غور کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے چیئرمین رانا محمد خان صاحب آف بہاولنگر اور سیکرٹری مکرم ارشد باقی صاحب آف یو کے مقرر کئے گئے تھے مکرم ارشد باقی صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ نمائندگان شوریٰ نے بحث میں حصہ لیا۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کی آراء کے پیش ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا تجربہ و تبصرہ بھی ارشاد فرمایا آخر میں آیت قرآنی شاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کی تشریح بیان کرتے ہوئے مجلس شوریٰ کے آداب بیان فرمائے اور جماعت کی اصلاح و تربیت کے لئے خاص طور پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق مخلصانہ وعظ و نصحت کے طریق کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی اور ہر حکم کی ساتھ ہی حکمت بیان کرنے اور لوگوں کو قائل کرکے اس پر عملدرآمد کرانے کی کوشش کرنے پر زور دیا۔ حضور نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہی آیا ہے کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ شرعی احکامات پر عمل کرانے کے لئے اسکی حکمت سے قائل کرانا بہت ضروری ہے۔ ہر طرح اتمام حجت کے بعد جہاں انتظامی نوعیت کی خرابی نظر آئے وہاں سختی کرنا بھی ضروری ہے لیکن پیار و محبت کے ساتھ وعظ و نصیحت کے طریق کو موثر بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

اختتامی خطاب کے بعد شام ۸ بجے حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اس کے ساتھ مجلس شوریٰ کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دوپہر کا کھانا تمام نمائندگان شوریٰ نے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں تناول کرنے کا شرف حاصل کیا۔

* وکیل التعلیم

امریکی کانگریس کی امور خارجہ و انسانی حقوق کمیٹی کا

وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو کے نام خط

واشنگٹن
۲۰ر جنوری ۱۹۹۰ء

عزت مآب محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ!
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان
گورنمنٹ ہاؤس، اسلام آباد، پاکستان

محترمہ وزیر اعظم صاحبہ!

وزیر برائے مذہبی امور جناب خان (بہادر) صاحب نے ہمارے ۷ر اکتوبر ۱۹۸۹ء کے مکتوب کا جواب ارسال فرمایا۔ اس پر آپ کا شکریہ! یہ خط پاکستان میں جماعت احمدیہ کی صورت حال کے بارہ میں تھا۔ ہمیں اس تضاد پر دکھ ہوتا ہے کہ پاکستان کا آئین احمدیوں کی آزادی سلب کر رہا ہے اور جناب خان کا موقف ہے کہ احمدیوں کو اظہار عقیدہ کی آئین کے تحت مکمل آزادی ہے اور پاکستانی شہری کی حیثیت سے ان کی جان اور مال محفوظ ہے۔ اور وہ اپنے عقیدہ کے مطابق زندگی گزار سکتے ہیں۔ ان کو اجتماع کی آزادی ہے جب وہ چاہیں، اور اظہار رائے کی مکمل آزادی ہے۔

ہماری سمجھ کے مطابق آئین کے آرڈی ننس ۲۰ کے تحت احمدیوں کو اپنے اظہار عقیدہ کی اجازت نہیں۔ وہ اذان نہیں دے سکتے، اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ سر عام یا نجی طور پر خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہ تمام جرائم آرڈی ننس ۲۰ کے تحت ۳ سال تک قید با مشقت اور لامحدود جرمانہ کی سزا کا موجب بن سکتے ہیں۔ السلام علیکم کہنے پر احمدیوں کو ۲ سال کی سزا ہوتی رہی ہے۔ ۱۹ معروف احمدیوں کی شہادت، اور چک سکندر میں ۱۳ احمدیوں کی حال ہی میں گزشتہ جولائی کی شہادت اس امر کا ثبوت ہے کہ احمدیوں کی جان محفوظ نہیں ہے۔ ۱۹ احمدیہ مساجد شہید ہو چکی ہیں اور ۲۱ تباہ کی جا چکی ہیں اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ حکومت تا حال ۱۲ مساجد کو سیل کر چکی ہے اور ۱۰ مساجد کی بے حرمتی ہو چکی ہے اور پولیس نے کسی کو کہیں بھی منع نہیں کیا۔ مزید براں چک سکندر اور ننکانہ صاحب کے فسادات کے نتیجہ میں ۷۰ احمدی گھرانے لوٹے گئے اور جلائے گئے ہیں۔

ہمیں یہ بھی علم ہے کہ احمدیوں کو اجتماع کی آزادی نہیں ہے۔ گذشتہ ۶ سالوں سے احمدیوں کو اپنے سالانہ جلسہ کی اجازت نہیں ملی جو گذشتہ ۷۵ سال سے باقاعدہ منعقد ہوتا رہا ہے۔ اظہار رائے کی آزادی ایک بنیادی حق ہے جو دوسرے پاکستانیوں کو حاصل ہو تو ہو لیکن احمدیوں کو ہرگز حاصل نہیں ہے۔ احمدیوں کا واحد روزنامہ ۴ سال تک ضبط رہا اور ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر کے خلاف اظہار رائے کرنے پر مقدمات بنائے گئے۔ احمدیہ کتب اور رسائل پر بھی پابندی لگی ہوئی ہے اور وہ ضبط کئے گئے ہیں اور مذہبی لٹریچر کی تقسیم پر ۲۰۰ مقدمات قائم ہو چکے ہیں۔ مجموعی طور پر ۱۸۵ احمدیہ کتب اور جرائد جو ۸۰ سال سے اشاعت پذیر تھے پابندی کی زد میں ہیں۔

جناب خان اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حکومت پاکستان آبادی کے کسی حصہ کے خلاف ظلم و تشدد روا نہیں رکھنے دیگی۔ یہ ان کے اپنے پہلے بیان کے خلاف ہے کہ اگر آٹھویں ترمیم منسوخ ہو جائے یا ۱۹۷۳ کا آئین بحال ہو جائے تب بھی احمدیوں کے خلاف پابندیاں ختم نہیں کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف کے نام ۳۰ر جنوری ۸۹ کا خط بھی ان کے خلاف جاتا ہے۔ جناب شریف کے نام اپنے خط میں وہ لکھتے ہیں کہ ”علماء محسوس کر رہے ہیں کہ قادیانی غیر اسلامی سرگرمیوں کے (سزا اور امتناع) آرڈی ننس ۱۹۸۵ء پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے شیر ہو گئے ہیں“۔ یہاں واضح طور پر احمدیوں کو مذہبی تشدد کے لئے چنا گیا ہے! ابھی حال ہی میں دسمبر ۸۹ء میں پولیس کی طرف سے بین الاقوامی احمدیہ مرکز کے تمام شعبوں کے سربراہوں کے خلاف ایک F.I.R درج کی گئی ہے۔ تقریباً ۵۵ ہزار کی ساری آبادی کے خلاف اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرنے کی بناء پر F.I.R میں الزام تھا۔

ہمیں امید ہے کہ آٹھویں ترمیم اور آرڈی ننس ۲۰ منسوخ اور ہر قسم کی احمدیوں کے خلاف قانون سازی بند کر دی جائے گی، اور انہیں سیاسی اور شہری آزادیاں دی جائیں گی۔ یہی ان جمہوری اقدار، روایات اور اصولوں کے مطابق ہو گا جن کی آپ کی حکومت دعویدار ہے۔

والسلام مخلص

جان پورٹر
کو چیئرمین، کانگریس برائے حقوق انسانی، کاکس۔

گس یاٹرون
چیئرمین سب کمیٹی برائے انسانی حقوق اور بین الاقوامی تنظیمیں۔

ٹوم لانٹوس
کو چیئرمین کانگریس برائے حقوق انسانی کاکس

(بشکریہ ماہنامہ ”اخبار احمدیہ“ جرمنی بابت ماہ مارچ ۱۹۹۰ء)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

تمام اراکین خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ امسال حضور انور کی منظوری سے خدام الاحمدیہ کا ۱۳واں اور اطفال الاحمدیہ کا ۱۲واں سالانہ اجتماع ۱۹ر ۲۰ر ۲۱ر اکتوبر کو مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو گا۔ تمام مجالس ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری کریں۔ خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں اس اجتماع میں کثرت سے شرکت کرنا باعث برکات ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مجالس ہائے خدام اور اطفال کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مدرسہ احمدیہ مورخہ یکم ستمبر کو کھلے گا!

جملہ طلبائے مدرسہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسمی تعطیلات کے بعد مدرسہ احمدیہ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۹۰ء کو کھل جائے گا۔ تمام طلباء کی حاضری اس دن لازمی ہے۔ بچوں کے سرپرست اور مقامی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ طلباء کو بروقت بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت واپس قادیان لائے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

شاہراہ غلبۂ اسلام میں ہماری مساعی

لیکچر سیالکوٹ کے تامل ترجمہ کی رسم اجرائی

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لیکچر سیالکوٹ کے تامل ترجمہ کی رسم اجرائی مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۹۰ء بروز اتوار شام کو احمدیہ مسلم مشن میلاپالم میں نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوئی۔

اس میں شرکت کے لئے جماعت احمدیہ کوٹار۔ جواں گڈی۔ کوئمبٹور، اوڈن گوڈی۔ شنکرن کوئل۔ تنوکوڈی۔ شیواکاشی۔ ساتان کلم سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۴ء میں لاہور اور سیالکوٹ میں دو عظیم الشان تقریریں فرمائیں تھیں۔ جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوئی تھیں۔ بفضلہ تعالیٰ چند سال قبل خاکسار کو لیکچر لاہور کا تامل ترجمہ شائع کرنے اور وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت کی توفیق ملی تھی۔

اب مکرم محمد حسین صاحب آف میلاپالم کو خدا تعالیٰ نے لیکچر سیالکوٹ کا ترجمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی نظارت نشر واشاعت نے اس کی اشاعت فرمائی ہے۔

یہ تقریب رسم اجرائی خاکسار کی زیر صدارت، محترم حافظ خواجہ محی الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کیساتھ شروع ہوئی۔ عزیزم رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام خوش الحانی سے سناکر اس کا ترجمہ بتایا۔

اس کے بعد مکرم حسن ابوبکر صاحب مکرم حافظ سید القادر صاحب اور مکرم عبدالرحمن صاحب تنگل نے لیکچر سیالکوٹ کے مضامین پر تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے مختلف تبلیغی و تربیتی امور پر توجہ دلانے کے بعد مجلس مشاورت، منعقدہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۸۹ء کی رپورٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں جماعتوں کے سامنے لائحہ عمل رکھے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ نشست قریباً ۲½ گھنٹے منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدللہ۔

ٹریننگ سکول میں خطاب

مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۹۰ء صبح ۱۰½ بجے رحمانیہ ٹریننگ سکول میں وہاں کے منتظمین کی طرف سے خاکسار کے خطاب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خاکسار اور مکرم مولوی ابوبکر صاحب مبلغ مقامی کا منتظمین اساتذہ اور طلباء کی طرف سے پُرخلوص استقبال کیا گیا۔

یہ تقریب رحمانیہ ہائی سکینڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم حسن ابوبکر صاحب کی زیر صدارت ایک طالبہ کی تلاوت سورۃ فاتحہ کے ساتھ شروع ہوئی۔ معاً بعد اس کا ترجمہ مکرم منیر احمد صاحب نے سنایا۔ اس کے بعد مکرم صدر مجلس نے خاکسار اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کے بعد اساتذہ اور طلباء کی ذمہ داریوں پر توجہ دلائی۔

بعدہ خاکسار نے قرآنی تعلیمات اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں حصول تعلیم کی اہمیت واضح کی۔ اور اس پر آشوب زمانہ میں دنیاوی تعلیم کے حصول کے ساتھ دینی اور اخلاقی تعلیم کے حصول پر اور اس پر گامزن ہونے کی ضرورت پر زور دیا تعلیمی دنیا میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی خاکسار کا یہ خطاب قریباً پون گھنٹہ تک ہوا۔ اس کے بعد پرنسپل صاحب نے خاکسار کی تقریر کو سراہا بعدہٗ ادارہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

ایک شادی کی تقریب

چند سال قبل ترونلویلی کے قریب PETTAI مقام میں ایک خاندان کو قبول احمدیت کی توفیق ملی تھی۔ اُس وقت اُس علاقہ کے علماء کی برانگیختی کی وجہ سے تمام مسلمان اس خاندان کے مخالف ہوگئے اور ان کا مکمل بائیکاٹ کیا تھا۔ اسی اثناء میں اس خاندان کے سربراہ مکرم سید محمد صاحب کی وفات ہوئی۔ وہ اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ تین معصوم بچیوں اور ایک بچہ کو چھوڑ گئے تھے۔ ان کی وفات کے بعد نعش کو مقامی قبرستان میں دفنانے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ اُس وقت اُن غمزدہ افراد خاندان کو بہت دھمکی دیتے رہے حتی کہ اُس معصوم بچہ کو مسجد میں بلاکر اس کے متولی اور اس علاقہ کی مسجد کے شدید مخالف مولوی صاحب نے (ان کی وفات حال ہی میں عبرت ناک طور پر ہوئی ہے) یہ کہا کہ تم صرف اتنا کہہ دو کہ ہمیں جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں تو ہم تمہارے باپ کی نعش کو عزت واحترام کے ساتھ دفنائینگے۔ لیکن اُس بھری مجلس میں اس معصوم بچہ نے اپنی جرأت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت دلیری سے کہا کہ ہم ہرگز احمدیت ترک کرنے کے لئے تیار نہیں خواہ جو کچھ ہو جائے۔ ان ظالموں نے گھر میں جاکر بھی اُس غمزدہ ماں اور تینوں بچیوں سے بھی احمدیت ترک کرنے کی دھمکی دی تھی تو انہوں نے بھی اپنے مضبوط ایمان کا ثبوت دیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے قریبی جماعت احمدیہ میلاپالم کے احباب کے تعاون سے مرحوم کی نعش نہایت عزت واحترام کے ساتھ ساتان کلم کے احمدیہ قبرستان میں دفن کی گئی اس وقت مضافات کی جماعتوں سے سینکڑوں احمدیوں نے شرکت کی تھی۔

محترم سید محمد صاحب کی وفات کے بعد ان کے رشتہ داروں نے شدید مخالفت شروع کی اور ان بچیوں کے رشتہ کی آڑ لے کر دھمکیاں دینے لگے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی کوششوں کو ان کے ایمان متزلزل نہیں کر سکے۔

دوسری طرف خدا تعالیٰ نے ان دو بچیوں کے نہایت شاندار اور اعلیٰ مقامات میں رشتہ کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ مورخہ ۱۵ جولائی کو مرحوم کی دو بچیوں کی شادی کی تقریب نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بچی کی ماں کی طرف سے تمام رشتہ داروں نے شرکت کی۔ لیکن باپ کے رشتہ داروں نے شادی کا بالکل بائیکاٹ کر لیا۔ تاہم شادی خانہ میں میلاپالم اور مضافات کی جماعتوں کے سینکڑوں احمدیوں کے علاوہ چھ سو کے قریب غیر احمدی اور غیر مسلموں نے شرکت کی۔

خاکسار نے نکاح کے لئے مقررہ مسنون آیات کی تلاوت کرکے ان کی تشریح کی اس کے بعد اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کا تعارف کرایا۔ اور احمدیت کے خلاف مُلّاؤں کی طرف سے پیدا کی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ خاکسار کا ایک گھنٹہ کا یہ خطاب تمام حاضرین اور خواتین نے نہایت توجہ اور انہماک سے سُنا۔

خدا تعالیٰ مخالفوں کے سینہ کو صاف کرے اور احمدیت کے خلاف پیدا کی گئی غلط فہمیوں کو دور کر کے حق وصداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

عزت مآب جناب وزیر اعلیٰ بہار کی خدمت میں قرآن کریم ہندی ترجمہ کا تحفہ

مورخہ ۳ جون کو جناب لالو پرشاد یادو صاحب وزیر اعلیٰ بہار ایک نئی ریل گاڑی کے افتتاح کے سلسلہ میں رانچی تشریف لائے۔ خاکسار نے اس موقعہ کو مناسب سمجھتے ہوئے ان کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کرنے کا پروگرام بنایا چنانچہ ۵ خدام اور مکرم سید سجاد احمد صاحب رضوی بُونڈو کانگریس آئی کے ساتھ خاکسار مقام تقریب پر پہنچا ازاں بعد مکرم سبودھ کانت صاحب ایم۔ پی کے تعاون سے ۳ منٹ کا وقت جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے لئے مل گیا چنانچہ خاکسار کو اسٹیج پر بلایا گیا اور تین منٹ کا وقت دیا گیا خاکسار نے سورۃ محمد کی تلاوت کرتے ہوئے تمام مذاہب کی روشنی میں مذہب کی ضرورت اور کرشن ثانی کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی اس کے بعد حدیث "حب الوطن من الایمان" کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی حکومت ہند کے ساتھ کامل فرمانبرداری کو پیش کرتے ہوئے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں ہندی میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ جسکو انہوں نے نہایت خوش مزاجی کیساتھ قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "پیغام صلح" کا ہندی ترجمہ سندیش اور دیگر ہندی وانگریزی لٹریچر پیش کیا۔ جس کو موصوف نے بخوشی قبول کیا مزید جماعتی لٹریچر کی تحصیل کی خواہش کی خدا کے فضل سے یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(خاکسار نذر الاسلام مبلغ سلسلہ عالیہ)

خدام الاحمدیہ بھدرک کے زیر اہتمام ایک لائبریری کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک کی ایک لائبریری کھولنے کیلئے کافی کوشش جاری تھی۔ تاکہ ہمارے خدام اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں بلکہ لائبریری میں اکثر کتابوں کا مطالعہ کریں اور اسی لائبریری سے سورو۔ ہلدی پدا۔ بالاسور۔ تارکوٹ کے خدام بھی استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ خاکسار کی کوشش اور خدام کے ہر ممکن تعاون سے ایک خوبصورت لائبریری کا قیام ہوا ہے۔

اُردو، ہندی، انگریزی، بنگالی، تلگو اور اڑیہ لٹریچر اور، گیتا، قرآن کریم مترجم اُردو۔ ہندی انگریزی، اڑیہ زبان میں نیز مشکوٰۃ۔ تشحیذ الاذہان۔ رسالہ خالد۔ آج کی خاتون۔ تلاوا رجنوب رسائل کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کی تعداد یہ حضور انور کے خطبات جمعہ اور سوال و جواب کے کیسٹ (ویڈیو، آڈیو) بھی رکھے گئے ہیں

مورخہ ۱۰/۸ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ لائبریری کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر تلاوت خاکسار شیخ وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک نے کی اور مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک نے خدام۔ انصار۔ اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ افتتاحی پروگرام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام خدام انصار۔ اطفال۔ لجنات و ناصرات ذوق و شوق سے شریک ہوئے۔ اور اس موقعہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور اس کے بہتر نتائج فرمائے آمین

(خاکسار شیخ وسیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک)

بھاگلپور سنٹرل جیل میں تبلیغی مساعی

پچھلے دنوں بھاگلپور میں اچانک حالات حد سے زیادہ بگڑ گئے دیکھتے دیکھتے شہر میں کرفیو لگا اور پولیس نے اندھا دھند گرفتاری شروع کی اور نہ معلوم کتنے معصوم اور بے قصور لوگوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ اصلی مجرم تو پولیس کے ہاتھ میں کبھی نہیں آتا ہے لیکن گھروں سے شریف لوگوں کو گرفتار کر کے لانے اور ان کی پٹائی کرنا پولیس کے لئے بہت آسان ہوتا ہے۔ بھاگلپور میں۔ بی۔ ایم۔ پی۔ نے یہی رول ادا کیا سب سے پہلے تھانہ سے جاکر پولیس نے بے قصور لوگوں کی بے دردی سے پٹائی کی اور چھتیس گھنٹے تک بھوکا رکھا۔

یاد رہے کہ اس عاجز کو بھی پولیس نے صدر جماعت کے گھر سے پکڑا مار زیادہ تو نہیں لگی لیکن پریشانی کا عالم تھا۔ شاید اس میں بھی کچھ مصلحت تھی اور خدا تعالیٰ نے جیل میں بھی کچھ تبلیغی و تربیتی کام کروانا تھا۔ خاکسار تین ماہ چھ دن جیل میں رہا الحمدللہ کہ جیل میں نہ صرف مختلف لوگوں سے جن کو میں جانتا بھی نہ تھا ملاقات ہوئی بلکہ تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ پانچ دفعہ میلاد بھی ہوا یعنی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوئے۔ خاکسار کو تقاریر کرنے کا بہترین موقعہ ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا منظوم کلام بھی سنانے کا موقعہ ملا۔

ہمارے ہال میں جس میں ہم بند ہوئے تھے رات کو تقریباً ۱۲۵ افراد تھے سوال و جواب کی محفل بھی لگتی رہی غیر از جماعت کے اعتراضات کا ازالہ کیا گیا اور جو شکوک و شبہات تھے انہیں دور کیا گیا۔ ایک عجیب بات یہ کہ ہمارے ساتھ دوسرے ہال میں مراد آباد یو۔ پی کے چند افراد بھی کسی ہوسٹل سے گرفتار کئے گئے تھے وہ کاروبار کے سلسلے میں وہاں بھاگلپور آئے ہوئے تھے۔ ایک دن ہم باہر دن کو بیٹھے تھے ان میں سے ایک آدمی جو اچھے پڑھے لکھے تھے تقریباً پچاس برس ان کی عمر ہوگی۔ سے میرا تعارف ہوا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے بہت پہلے ایک دو کتابیں جماعت کی پڑھی ہیں اگلے روز پھر ہم بیٹھے تھے دوسرے لوگ بھی سامنے تھے کہ وہ شخص مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ اپنا کام شروع کریں، یہ خدا نے اسی لئے آپ کو یہاں جیل میں لایا ہے ان کی مراد تھی جماعت احمدیہ کا تعارف کرنا اور تبلیغ کرنا پھر کیا تھا خاکسار نے ہر اور شکار کی تلاش میں ہو بھلا ایسے وقت میں شکار کو چھوڑا جا سکتا ہے پھر تو مجھے مزید ہمت ہوئی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے لگا۔ اس دن قریباً دو گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔

ایک دوسری بات قابل ذکر یہ ہے کہ ہمارے ہال میں جب بہت سے لوگ رہا ہو کر چلے گئے پھر ۶ آدمی رہ گئے تو خاکسار نے نماز باجماعت پر تقریر کی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں غیر احمدی بھائیوں کو نماز کی فضیلت بیان کی تو وہ لوگ جنہوں نے ڈیڑھ ماہ تک ایک بھی نماز نہ پڑھی تھی وہ باجماعت پانچ وقت نماز پڑھنے لگے الحمدللہ۔ اور بعد میں کہتے رہے کہ آپ کی تقریر سے اتنا اثر ہو گیا۔

ہم لوگ قریباً ایک جگہ ۲۰ افراد تھے اللہ کے فضل سے سب لوگوں نے میری عزت کی چونکہ لٹریچر میسر نہ تھا تاہم زبانی بات چیت کا کافی موقعہ ملا دو ماہ بعد کچھ لٹریچر ملا جیل کے سارے عملے کو خاکسار نے لٹریچر دیا۔ خاص کر جیل کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور ہر قسم کے فسادات سے مسلمانوں کو خاص طور پر محفوظ رکھے اور بڑھ چڑھ کر خاکسار کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

شکریہ احباب و درخواست دُعا

میرے شوہر محترم مبشر احمد صاحب ناگنڈ دیوزرگی ریٹائرڈ (ج۔ ای ELECTRICAL) کو بتاریخ ۲۳/۶/۹۰ بروز شنبہ بوقت ۱۱-۳۰ بجے شر پسند نام نہاد علمانان تیما پور کی سوچی سمجھی ناپاک انسان سوز حرکت و سازش کے تحت مسجد کے احاطہ میں ہی بڑی بے دردی سے مار کر شہید کیا گیا۔ علمانان تیما پور تقریباً ایک سال سے احمدی احباب کو ہمیشہ پریشان کرتے آرہے تھے۔ لہٰذا اس مرتبہ یعنی ۲۳/۶/۹۰ کو پھر ایک ایسی منظم ناپاک پلان کے تحت جملہ احمدی احباب پر گھروں کی چھتوں پر سے پتھروں کی بارش برسائی اور بالخصوص میرے شوہر کو لکڑیوں اور ہاتھوں سے اس قدر مارا کہ وہ موقع پر ہی مسجد کے احاطہ میں شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰

یہ اندوہناک خبر انڈین ٹی۔ وی اور اسٹیٹ ریڈیو سے بھی ریلے کی گئی اور کرناٹک کے تمام اخبارات نے جلی حرفوں سے اپنے پہلے صفحہ پر شائع کی اس اندوہناک سانحہ پر کئی احمدی احباب کے تعزیتی خطوط موصول ہوئے۔ خاکسار ہر ایک کو فرداً فرداً جواب نہیں دے سکی لہٰذا اخبار بدر کے ذریعہ تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور کثیر تعداد میں احباب نے جو ہمیں دعاؤں کا تحفہ بھیجا ہے۔ اللہ اُسے ہمارے حق میں قبول فرمائے۔ اور صحیح معنوں میں احمدی بنائے اور اس سے بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی ابدی جنتوں میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

وہ احباب جنہیں اس موقعہ پر سخت چوٹیں آئی تھیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ناصرہ بیگم اہلیہ محترم مبشر احمد صاحب ناگنڈ دیودرگی مرحوم
حال مقیم تیما پور کرناٹک

دعائے مغفرت

(۱): مکرم محمد وسیع الدین احمد صاحب تربیلا ڈیم پاکستان سے لکھتے ہیں کہ ان کا منجھلا بیٹا محمد سلیم الدین واصف دریائے سندھ میں مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۹۰ء کو ڈوب کر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین۔ (ادارہ بدر)

(۲): خاکسار کا لڑکا کالے خان جو شادی شدہ تھا اور ٹرک ڈرائیور تھا۔ بجلی کے حادثہ سے گذشتہ ماہ جون میں اچانک وفات گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اعانت بدر میں مبلغ ۵۰/- روپے ادا کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ثناء اللہ خان محلہ محمود آباد کیرنگ۔ اڑیسہ)

ولادتیں

(۱): مکرم برادرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴/۶/۹۰ کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ محترم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کی پوتی اور مکرم فضل محمد صاحب سوداگر مرحوم یادگیر کی نواسی ہے۔

بچی کے والدین نے ولادت سے قبل حضور انور کی تحریک "وقف نو" کے تحت زندگی وقف کی ہے۔

نومولودہ کی صحت و سلامتی اور نیک صالحہ بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار۔ سید وسیم احمد عجیب شیر تیما پوری۔ قادیان)

(۲): خاکسار کے ہمزلف مکرم نصیر احمد صاحب شیخ نوجی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۱/۶/۹۰ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے طیب احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم سید حامد حسین صاحب مرحوم آف خانپور ملکی کا نواسہ ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کی درازی عمر خادم دین بننے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم نصیر احمد صاحب شیخ نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ (یونس احمد کارکن لنگر خانہ قادیان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۸۰:۔ میں عائشہ بیگم بیوہ مکرم عبد الستار صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پٹھانہ تیر ڈاکخانہ کالابن ضلع پونچھ صوبہ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر	.. ــــ ۲۰۰	روپے
۲۔ زیور طلائی کانٹے ۵ ماشے	.. ــــ ۲۰۰۰	"
۳۔ زمین دو کنال قیمت	.. ــــ ۴۰۰۰	"
کل میزان	.. ــــ ۶۲۰۰	"

اس کے علاوہ مجھے اپنے بیٹوں کی طرف سے جیب خرچ پچاس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ نیز اگر میں آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کرونگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبد الباسط	عائشہ بیگم	محمد بشیر
صدر جماعت احمدیہ سلواہ		سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۸۸۱:۔ میں امۃ العزیز شہناز زوجہ سید مبشر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/۵۲۶-۱-۴ ڈاکخانہ صدر حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۸۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ سونے کے زیور یعنی۔ چوڑیاں۔ بالیاں نکلس۔ لاکٹ جس کا مجموعی وزن پچیس تولے ہے جس کی قیمت بحساب تین ہزار روپے فی تولہ مبلغ

جس کی قیمت بحساب تین ہزار روپے فی تولہ مبلغ	.. ــــ ۷۵۰۰۰
ایک دستی گھڑی۔	.. ــــ ۱۰۰۰
حق مہر جو بذمہ خاوند۔	.. ــــ ۱۱۰۰۰
کل میزان	.. ــــ ۸۷۰۰۰

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پچاس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید مبشر احمد	امۃ العزیز شہناز	محمد عبد اللہ
خاوند موصیہ		والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۸۳:۔ میں ٹی کے محمود ولد مکرم ٹی کے کنیالین کٹی قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکلم ڈاکخانہ کاربورم ضلع میلاپورم صوبہ کیرلہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میں انجمن وقف جدید قادیان کا ملازم ہوں۔ بطور معلم خدمت کا موقعہ مل رہا ہے مجھے اس وقت ماہوار ۵۴۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے مکان اور زرعی زمین کے مالک خود والد صاحب ہیں اس جائیداد میں سے جب مجھے اپنا حصہ ملے گا اس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو کردونگا۔ اس جائیداد کا بھی حصہ جب ملے گا ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس کے علاوہ اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین	ٹی کے محمود	وی کے محمود
انسپکٹر بیت المال آمد	معلم وقف جدید	

وصیت نمبر ۱۴۸۸۴:۔ میں عطاء الرحمن ولد مکرم پدم بہادر چھیتری قوم نیپالی راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۲ اگست ۱۹۸۵ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۸۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مجھے اس وقت مبلغ ایکسو نوے روپے ۱۹۰/- صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بطور وظیفہ ملتے ہیں۔ اور فی الحال خاکسار کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار کے پاس ایک کلائی گھڑی ہے جس کی قیمت مبلغ ۲۹۷/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۵/۸۹ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد کریم الدین شاہد	عطاء الرحمن	حکیم محمد دین

درخواستِ دعا

● مکرم خواجہ منیر احمد صاحب آف جرمنی مبلغ ۲۰/- روپے دو تبلیغی پرچوں کی اعانت میں بھجواتے ہوئے احباب جماعت سے اپنے والد مرحوم کی مغفرت کیلئے اور اپنے اہل و عیال کی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینجر ہفت روزہ بدر قادیان)

● خاکسار کے پوتے عزیزم مسرت احمد کو جو امسال S.S.L.C میں نمایاں نمبروں سے فرسٹ کلاس میں پاس ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے کمپیوٹر سائنس ڈپلوما کورس انسٹیٹیوٹ دستار واڑ میں معجزانہ طور پر داخلہ مل گیا ہے عزیز کی مزید کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ (حضرت صاحب ایم منڈا سکر صدر جماعت احمدیہ ضبلی)

مالی پریشانیوں سے بچنے کا بہترین طریق
چندوں کی بروقت ادائیگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ میں فرماتے ہیں کہ

" ایک دفعہ ایک جماعت کے امیر نے مجھے بتایا کہ نوجوانی میں میرا یہ حال تھا کہ اگرچہ دھوکا تو نہیں دیتا تھا چندہ میں مگر سب سے آخر پر چندہ ادا کیا کرتا تھا اور پہلے اپنی ضرورتوں کو ترجیح دیتا تھا اور یہ سمجھو کر کہ بہت اچھا خدا کا قرضہ مجھ پر چڑھ رہا ہے کسی دن اتار دونگا۔ میں اپنے نفس کو مطمئن کر لیتا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں کہ وہ سارا دور مجھ پر اتنی پریشانیوں کا گزرا ہے کہ ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ خدا کا مقروض ہی نہیں رہا بندوں کا مقروض بھی بن گیا میں اپنی جن ذاتی ضروریات کو ترجیح دیتا تھا وہ ضروریات پوری ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ جس طرح جہنم کہے گی۔ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ اس طرح میری ضروریات ہمیشہ مزید کا تقاضا کرتی چلی جاتی تھیں کرتی چلی جاتی تھیں۔ آخر ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ اے خدا! تیرا حق پہلے دونگا چاہے کچھ گزر جائے میری جان پر جائے میرے بچے فاقے کریں میں بہرحال تیرا حق پہلے ادا کرونگا تو مجھ سے رحم کا معاملہ کر۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دن اور آج کا دن میں نے تنگی کا نام کبھی نہیں دیکھا ہر بات میں برکت پڑ گئی ہر نقصان ختم ہو گیا۔

پس اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے گا"

(ناظر بیت المال آمد)

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت

ربوہ سے رسالہ ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان، باقاعدگی سے جاری ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر دو رسالہ کی سرکولیشن بڑھانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لہٰذا تمام صاحب استطاعت خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ وہ ان رسالوں کے خریدار بنیں۔ ہر دو رسالہ کیلئے بدل اشتراک -/۲۰ روپے سالانہ ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد نبویؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا
(محتاج دعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

AZ
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ
دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے
MOHAMMAD RAHMAT - PHONE C/O. 393238/893518
SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES
45-B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY 400008

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے خدمات حاصل کریں
احمد پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائٹر: نعیم احمد طاہر - احمدیہ چوک قادیان ۱۴۳۵۱۶
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHOWK QADIAN 143516

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری - نارتھ ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۲۹۴۴۳

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیکنگ)
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:- 43-4028-5137-5206

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے	حبوب مفید اٹھرا ۲۵/- روپے	اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
تریاقِ معدہ ۵/- ۱۵/-	روشن کاجل	حبّ جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES :- OFFICE - 275475. RESI. 273903.

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
(دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS,
15- SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآنِ مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا۔)
(حدیثِ نبویؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN:- TIMBER TEAK, POLES, SIZES,
FIRE WOOD,
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRIC ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس، الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE:- 6348179 } RESI:- 6233389 } BOMBAY - 400059.

خدا کے پسندیدہ لوگ

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔
"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا، کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"
(روحانی خزائن جلد ۲۰۔ الوصیّۃ صفحہ ۳۰۹)

طالبانِ دعا: محمد شفیق سہگل، محمد نعیم سہگل، محمد لقمان جہانگیر، مبشّر احمد، ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ﴿ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ ﴿ کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ریسٹ اکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :۔ 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خودپسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6-ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE - 560002.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اُوشا سلائی مشین کی سیل اور سروس

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001
"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس جیپ اور ماروتی کے اصلی پُرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز :۔ 28-5222 اور 28-1652

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے!"

(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!